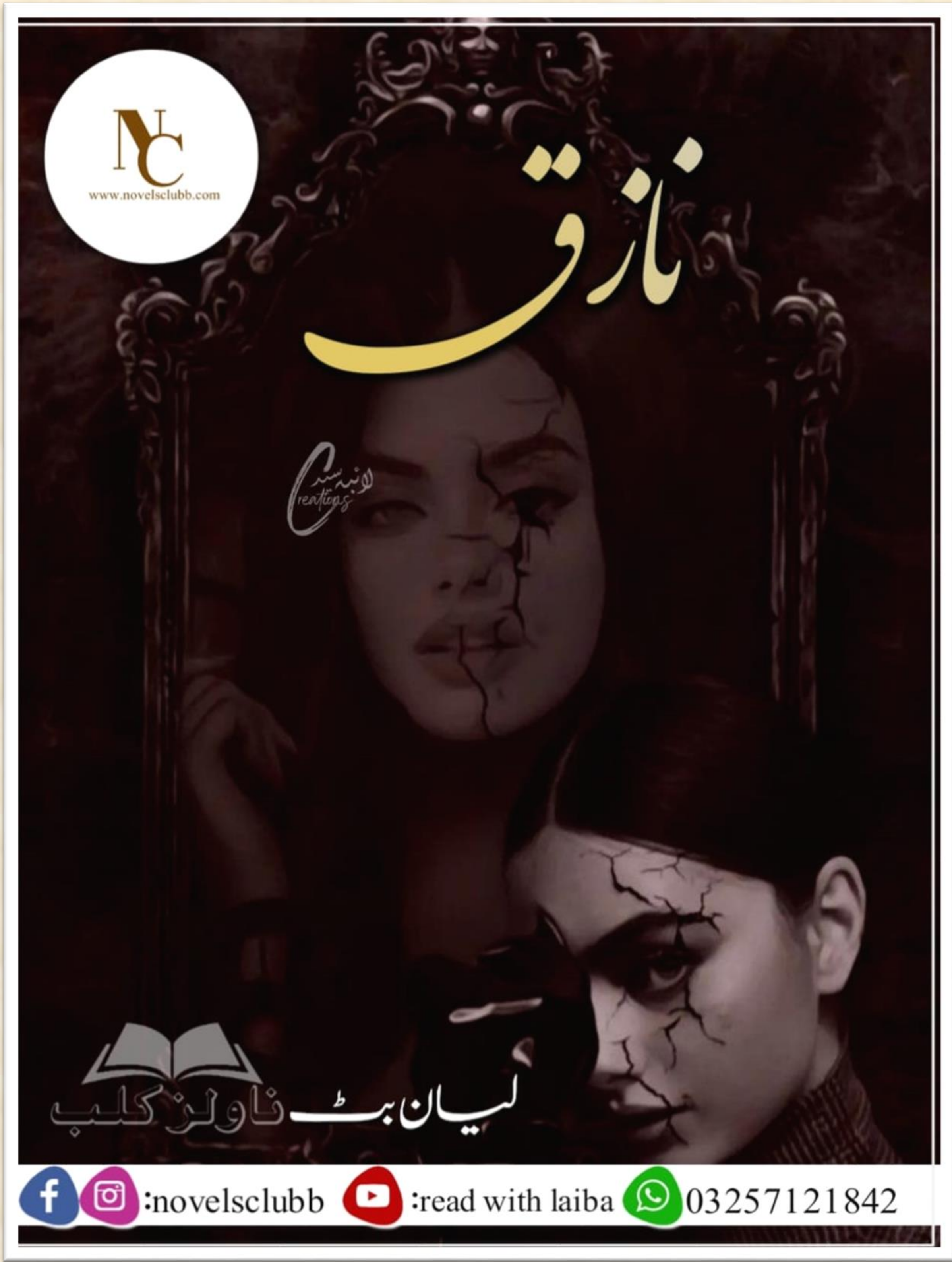
www.novelsclubb.com
نازق
لیان بٹ
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

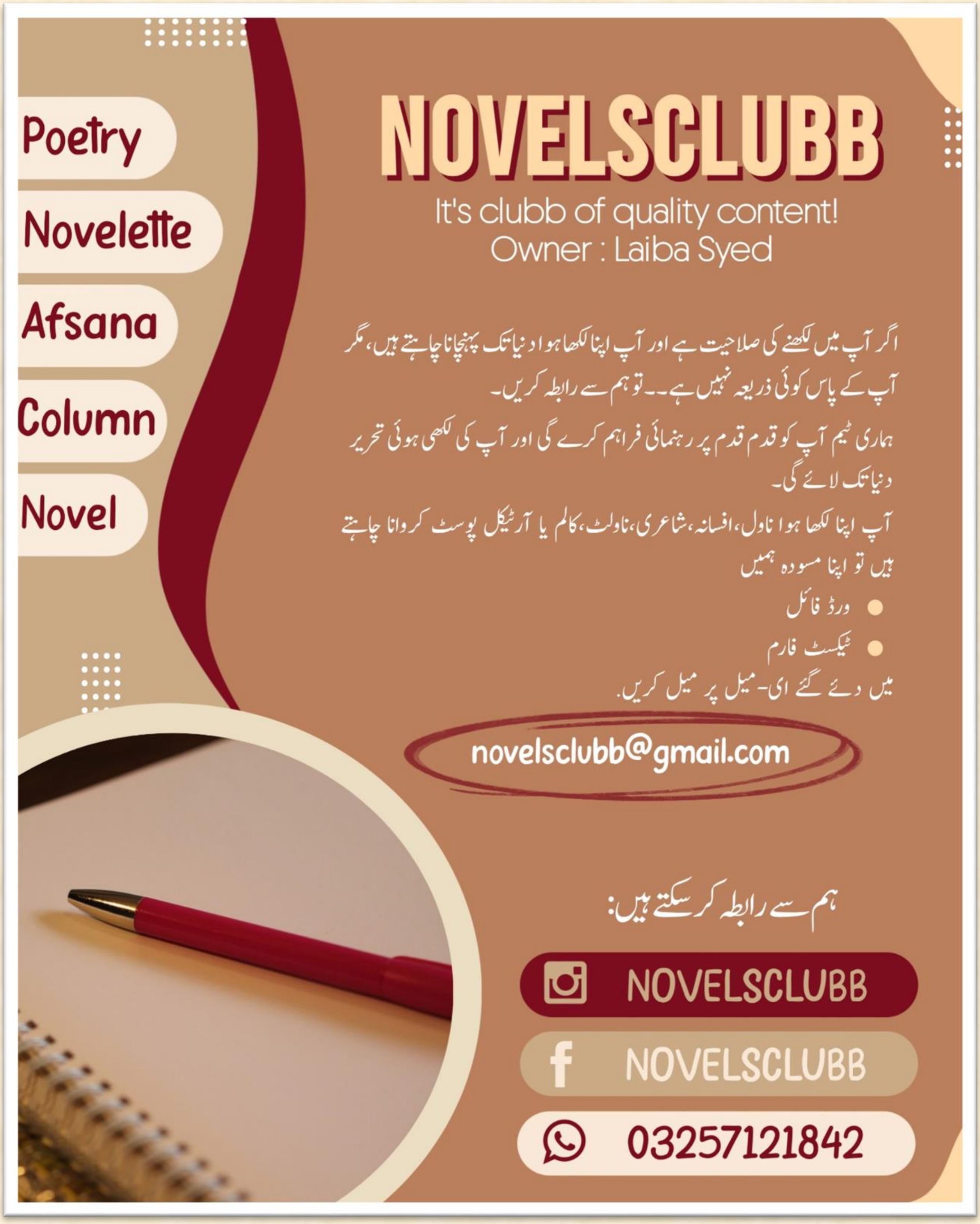
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

نازق

از قلم

لیان بٹ

نوولز کلب
Clubb of Quality Content!

نازق

قسط نمبر:8

جدائی

موت کی راہ نہ دیکھو

کیو نہ دیکھو

میں تو دیکھو ہی گا

کے بن آئے نہ رہے

کیو کے موت کی شان میں سے ایک بات ہے کہ ایک دن

آئے ہی آئے انتظار ضایع نہ جائے گا

تم کو چاہوں، کیا خوب، کیو چاہوں کہ نہ آؤ تو بلائے نہ بنے

یہی تم آپ سے آئے تو آئے اور نہ آئے تو کیا مجال کہ کوئی تمہیں بلائے

Clubb of Quality Content

فون کی مسلسل جلتی بجھتی سکرین نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچی، فون اٹھایا گیا۔

ڈاکٹر فرار کی تیاری کر رہا ہے، مراد احمد کی اس سے ملاقات نہیں ہوئی سو ڈاکٹر کا منہ بند کرنا ہے یا سانسیں؟

ایک لمبی خاموشی تھی جو ان کے درمیان در آئی تھی،

ڈاکٹر کا منہ اب بند نہیں ہو سکتا اب اس ڈاکٹر کی سانسیں ہی بند ہو گیں، اس سے پہلے کہ وہ مراد احمد تک پہنچنے اس کی معلاقات اسرائیل سے کرواؤ تاکہ نہ یہ رہے نہ راز کھولنے کی فکر ہو۔ دوسری جانب سے تبداری میں جواب موصول ہوا اور بند ہو گیا۔

کمرے کے نیم اندھیرے میں اس شخص کا چہرا واضع نہیں تھا مگر اس کا قد دراز تھا، اس کی چال میں سکوت تھا، سکون تھا جیسے کسی راز سے پردہ اُٹھتے اٹھتے نا اٹھا ہو، جیسے ہر چیز گرتے گرتے بچ گئی ہو، جیسے کہانی ختم ہونے سے پہلے راز کھلتے کھلتے نا کھولا ہو۔

آہ میں تمہیں نہیں مارنا چاہتا تھا دیکھو میں نے نہیں مارا، تم زندہ ہو اور میں تمہارے زندہ رہنے کا انتظام کر رہا ہوں، مگر تمہیں زندہ رکھنے کے لیے کسی کو تو زندگی ہارنی ہو گی یا تو تم زندہ رہ سکتے ہو یا پھر وہ تو میرے نزدیک تم جینے کے لائق ہو۔ ابھی مجھے تم سے بہت کچھ لینا ہے جب میں یہ لے لوں گا تب تم یہ دیکھنا کہ تمہارے پاس کوئی چیز کوئی اصاصا کچھ نہیں ہے، مگر میں یہ چھینا نہیں چاہتا بس وہ میری روکاوٹ بن رہی ہیں تو میرے راستے میں تو روکاوٹیں نہیں ہونی چاہیے، اور نہ ہو گی میں کسی چیز پر بھی صبر نہیں کر سکتا ڈاکٹر کا منہ بند کرواتے کرواتے بہت وقت ہو چکا تھا اگر یہ منہ بند ہونا ہوتا تو اب تک ہو چکا ہوتا میں نے تمہیں بھی زندہ رکھنے کی کوشش کی تھی مگر تم زندگی کے لائق نہیں ہو۔ ایک عرصا میں نے تمہیں راز کی حفاظت کرنے کے لیے پیسا دیا ہے مگر اب بہتر ہو گا کہ تم راز کی حفاظت نہ ہی کرو۔ مجھے بہت مزا آنے والا ہے۔ فکر مت کرو تمہیں بھی مزا آئے گا کیوں کہ تمہیں معلوم ہی نہیں ہو گا کہ میں نے تمہیں مرا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہے نا عجیب بات، بلکہ رو کو عجیب نہیں سوچنے کی بات ہے جب میں نے زکی کو مارا تھا، ایسے ہی تو مارا تھا سب کو یہی تو لگتا تھا کہ وہ ایک حادثاتی موت مرا ہے،وہ مسکورایا مگر نہیں کوئی اگر عقل سے کام لیتا تو اسے معلوم ہوتا کہ نازق ٹھیک کہتی تھی وہ ایسے نہیں مر سکتا اور وہ ایسے نہیں مرا تھا۔ وہ میں تھا جس نے اسے مارا تھا۔ کوئی ہے جو مجھ تک پہنچ سکے وہ دونوں بازو کھولے کھڑا تھا، کیا غرور تھا اسے مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ ہر غرور کو زوال ہے وہ نہیں جانتا تھا کہ کوئی اس تک پہنچنے والا تھا۔ وہ ہنس رہا تھا اپنی جیت کی خوشی منا رہا تھا کاش کوئی اس کو بتائے کہ اس کا کھیل ختم ہونے لگا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

ڈاکٹر شمس اوفس سے نکل کر راہداری میں چلتا سرسری نظر اعتراف میں ڈال لیتا تھا۔ پاس سے گزرتا ہر شخص اس انسان کو سلام کہنا فرض سمجھتا تھا، لوگوں کے نزدیک وہ ایک مسیحا

تھا مگر کوئی انسان بھی اگر جو اس کی حقیقت جان جائے تو اس جانور کو مسیحا تو دور انسان بھی نہ کہے۔ یہ انسان انسانوں کا سودا کرتا تھا اور اس بات کا گواہ اس کا اکاؤنٹ تھا۔ مراد احمد نے اس کے اکاؤنٹ میں اتنی رقم ڈال دی تھی کہ اب وہ ساری زندگی بیٹھ کر کھا سکتا تھا۔ یہ انسان کسی کا سگا نہیں تھا اس کے لیے ہر چیز پیسا تھی، ہے، اور رہنے والی ہے۔ اس کو اگر کسی چیز سے مطلب تھا تو وہ تھا پیسا۔ اگر جو تم اس کو خریدنا چاہو تو بس اس کے آگے پیسا پھینکو اور تماشا دیکھو وہ راہداری ابور کرتا منظر سے غائب ہو گیا، مگر کالے ہوڈ پہنے سرجیکل ماسک والا درمیانے خد کا وہ شخص ابھی بھی اپنی جگہ پر ہی بیٹھا تھا کچھ وقت کے بعد راہداری بلکل سنسان تھی کلے ہوڈ والے آدمی نے جیب سے فون نکالا اور ایک نمبر ملایا، دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا ڈاکٹر ہسپتال سے نکل چکا ہے اس پر نظر رکھو ساتھ ہی فون بند کر دیا گیا اور ہوڈ کی جیبو میں ہاتھ ڈالے اٹھا اور قدم قدم چلتا وہاں سے نکل گیا۔

****

نازق گاڈن میں کھڑی ایونٹ پلنر سے بات کر رہی تھی۔ ازکی کی شادی کی کافی تیاری ہو چکی تھی مگر ابھی بھی بہت کچھ کرنے کو تھا۔ نازق ایونٹ پلنر کو لوکیشن سمجھانا چاہ رہی تھی، مگر جانے کیو یہ تھوڑا مشکل تھا۔

نہیں ایونٹ یہاں نہیں ہو گا ایونٹ میرے دادا کے گھر پر ہو گا، ہمارا صرف ایک دن کا ایونٹ ہے اور آپ جو یہ ٹھیم دیکھا رہی ہیں یہ مہندی کی ہے اور ہم مہندی نہیں کر رہے۔

ایونٹ پلنر کے لیے یہ بات کافی عجیب تھی۔

اس کی کیا وجہ ہے آج کل تو ہر کوئی مہندی کرتا ہے۔

نازق ٹیب پر انگلیاں چلاتی رہی ایک نظر پلنر کو دیکھا پھر دوبارہ ٹیب کی طرف متوجہ ہوئی، ایک تو احمد اراز کی کوئی تصویر اس کو نہیں مل رہی تھی، اوپر سے یہ، کیو کہ مہندی بددت ہے۔

ایونٹ پلنر نے رخ موڑ کر نازق کو دیکھا سر سے پاؤں تک، گھنگریالے بال پوشت پر بکھرے تھے کانوں میں ہیرے کے ننھے ٹوپس تھے گلے میں ایک سلور کلر کی وائٹ گولڈ کی چین، سفید ڈرس شٹ پر ہم رنگ ڈرس پنٹ ہاتھوں میں برسلٹ تھی جس کا ڈیزائن اس رخ سے نظر نہیں آرہا تھا اور سیاہ رنگ کی ہیلز،

مجھے یوں دیکھنا بند کریں لوگوں کو ان کر لباس سے جج نہیں کرتے،نازق کے یوں کہنے پر وہ چونکی اور گربڑا کر سیدھی ہوئی، خشک لبوں پر زباں پھیرتی وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مل گئی،اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے نازق بول پڑی،یہ ہے احمد اراز کی تصویر وہ ٹیب پلنر کے آگے کیے کہہ رہی تھی پلنر نے ایک نظر نازق کو دیکھا پھر ٹیب کو وہ ستائش سے تصویر دیکھنے لگی یہ تصویر زیان نے اسے بھیجی ہوئی تھی وائٹ ٹیولپس اس تصویر کی نمایا چیز تھی۔

ویسے مجھے لگتا ہے کہ ہمیں فلاورز کی ٹھیم کے ساتھ جانا چاہیے اس طرحا گاڈن میں موجود فلاورز کو بھی کوئی نقصان نہیں ہو گا۔

ہاں یہ بہتر ہے نازق کو بھی پلنز کی دیکھئی ہوئی ٹھیم پسند آئی تھی۔

ٹھیک ہے آپ کو میں کول کر دوں گئی اور پیمنٹ آپ کو مراد احمد کر دیں گئے۔

جی بہتر۔

وہ اپنا سمان اٹھاتی جانے لگی پھر رکھ کر نازق کو دیکھا جو فون پر کسی سے بات کر رہی تھی وہ متاثر ہوئی تھی نازق جیسی شخصیات،وہ جو سن کر آئی تھی وہ اس سے مختلف تھی۔ وہ ڈائین تو نہیں تھی،وہ تو ملکہ تھی۔ اس کی چال ملکہ کی ہی طرحا تھی،روبدار اور نرم گرم نازق فون پر بات کرتے کرتے آندر چلی گئی اور پلنز اپنی گاڑی کی طرف۔

Clubb of Quality Content

* *

نازق اوفس جانے سے پہلے احمد اراز گئی تھی ازکی کی سالگرہ کے بعد اب وہ ازکی کی شادی کے لیے وہاں جا رہی تھی۔ دل کچھ عجیب سا ہوا تھا کوئی بھی کام بہت عرصے کے بعد کرنے میں

عجیب کیو لگتا ہے۔ وہ گاڑی چلاتے ہوئے سوچ رہی تھی آج کل وہ پہلے والی نازق نہیں رہی تھی، اس میں مثبت تبدیلی آئی تھی۔ وہ گاڑی کو پورچ میں داخل کر رہی تھی جب ملازمین نے اس کے آنے کی خبر دی گھر پر ندرت احمد اور فاطمہ احمد تھیں اسمہ احمد ڈیزائنر کے پاس گئی تھیں، باقی مردوں کا کسی کو نہیں پتا تھا کہ کون کہاں ہے البتہ مالک اور زیان گھر پر ہی موجود تھے۔ مالک ابھی نکلتا اس سے پہلے نازق آچکی تھی، آنکھوں پر چشمہ پہنے وہ گاڑی سے اتری مالک اپنی گاڑی کے بجائے نازق کے پاس آگیا مسکورا کر سلام کیا۔

وعلیکم السلام نازق نے بھی خوش دلی سے جواب دیا تھا۔

کیسی ہو؟

ٹھیک ہوں، تم کیسے ہو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میں بھی ٹھیک، آج کا دن تاریخ کی کتاب میں سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا،نازق اس کا اشارہ سمجھ چکی تھی۔ وہ ہلکا سا مسکورائی۔ بلکل ویسے ہی جیسے وہ تاریخ سنہری الفاظ میں لکھی جائے گئی جب تم مرادایو آؤ گئے۔

اب کی بار مالک مسکورایا، سینس اوف ہیو مر اچھا ہے تمہارا۔ وہ مسکورا کر بولا۔

نازق نے بے نیازی سے شانے اچکائے میں اور بہت سے کاموں میں اچھی ہوں ابھی تمہیں مجھے جاننے میں بہت وقت لگے گا،خیر مجھے فاطمہ احمد اور تمہاری ممی سے بات کرنی ہے۔

وہ دونوں ہیں ہاں وہ ہیں پر ممی سے شاید بات نا ہوسکے وہ زیان کے ساتھ ہیں،

نازق حیران ہوئی، کیا زیان اندر ہے؟

ہاں وہ اندر ہے میرا خیال ہے پھر تو یہ دن حقیقتً سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا اور وہ دونوں مسکورانے لگے،ویسے کیا تمہیں نہیں پتا؟

کیا نہیں پتا؟ وہ حیران ہوئی تھی۔

زیان پاکستان چھوڑ کر جا رہا ہے ازکی اور زیاد کی شادی کے بعد، نازق کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے، وہ چند ساعتیں خاموشی سے مالک کا چہرا دیکھتی رہی۔

اگر یہ مذاق ہے تو بہت برا مذاق ہے۔

جہاں تک مجھے یاد ہے نازق محترمہ ہمارے درمیاں مذاق نہیں ہے کچھ وقت پہلے والا دوستانہ پن ختم ہو چکا تھا۔

وہ کیو جا رہا ہے نازق خود سے بڑبرائی،

وہ تمہاری وجہ سے جا رہا ہے۔

نازق نے کرنٹ کھا کر مالک کو دیکھا، مجھ سے یہ مت کہنا کہ تم نہیں جانتی ہو کہ زیان تمہیں پسند کرتا ہے۔

میں نے اس بات سے کبھی انکار نہیں کیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر اقرار بھی نہیں کیا نازق،

کیو کہ میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی بولتے بولتے اس کی آواز کب اونچی ہوئی اسے نہیں پتا تھا، تم کچھ نہیں جانتے مالک کچھ بھی نہیں زیان میرے لیے کیا ہے تم کبھی بھی نہیں جان سکو گئے تمہیں کیا لگتا ہے کہ صرف محبت ہی ایک جزبہ ہے نہیں مالک احمد نہیں زیان اور میرا تعلق جنگی قیدیوں کا سا ہے مگر تم نہیں جانو گئے تم جان ہی نہیں سکتے،ہاں میں جانتی تھی زیان مجھے پسند کرتا ہے .بہت پہلے سے جانتی تھی، میرے پاس دو راستے تھے ایک تو میں نہ کہو اور چلی جاؤ اس طرح میں زیان کو کھو دیتی مگر میں زیان کو کھونا نہیں چاہتی نا آج نا کل کبھی بھی نہیں میں زیان کو کھونا نہیں چاہتی نازق کر گلے کے گرد کانٹے دار تار لپیٹی تھی شاید کسی نے اور دوسرا راستہ تھا کہ میں انجان بنی رہوں سو میں نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔

وہ جانے لگی تھی جب مالک نے اس کا ہاتھ پکڑا نازق نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ مالک کے ہاتھ سے الگ کروایا تمہارے لیے زیان کچھ بھی ہو،وہ میرا بھائی ہے اور میں اس کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ملک کو چھوڑ کر جارہا ہے اس کی واحد وجہ تم ہو مالک انگشت شہادت اٹھائے کہہ رہا تھا۔

نازق دو قدم آگئے آئی مالک اس سے قد میں خاصا لمبا تھا وہ اس کے سامنے یوں کھڑا تھا کہ باقی منظر چھوپ گیا تھا،میں نازق مراد احمد کسی کو جواب دہ نہیں ہوں خاص طور پر تمہیں مالک احمد، تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے والے ہاں تم جانتے کیا ہو آخر ہمارے بارے میں، ہم قید خانے کے ساتھی ہیں اور تم کون ہو تم کیا جانو کہ ہم ایک دوسرے کے لیے کیا ہیں وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی زیان کے کمرے کی طرف بڑھی،مالک چند لمحے اسے جاتا دیکھتا رہا پھر سر جھٹکتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا یہ عورت سمجھ آنے والی نہیں ہے۔

نازق قدم اٹھاتی لفٹ کے بلکل سامنے آکھڑی ہوئی جھک کر لفٹ کا بٹن دبایا اور سیدھی ہوئی کوئی اور وقت ہوتا تو وہ یہاں تک کبھی نہ آتی مگر آج اگر اسے کسی کا خیال تھا تو وہ زیان تھا۔وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی مگر وہ شاید اسے کھونے جارہی تھی،لفٹ کے اندر داخل ہوتے ہوئے فاطمہ احمد نے اسے دیکھا تھا نازق بھی اُنھیں دیکھ چکی تھی مگر اس وقت

سب سے ضروری اس کے لیے زیان تھا،وہ بٹن دباتی گھری دیکھ رہی تھی اور لفٹ کادروازا بند ہوا،فاطمہ احمد مسکورائی۔

لفٹ کھولی اور نازق باہر آئی راہداری میں پہلا کمرہ زیان ہی کا تھا۔ کمرے کادروازابند تھا، دروازے پر دستک دیتی وہ اندر داخل ہوئی زیان بیگ میں کپڑے رکھ رہاتھا جبکہ ندرت احمد زیان سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھیں،حیرت سے نازق کو دیکھا،

تم یہاں؟

مجھے زیان سے بات کرنی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کسی بھی قسم کی تمہید کے بغیر تاثرات سنجیدہ مگر لحاظ سے کہتی وہ گول میز کے گرد لگی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ چکی تھی۔ ندرت احمد اسی کے ساتھ پڑی دوسری کرسی پر بیٹھی نازق خاموشی سے انھیں دیکھنے لگی،جبکہ زیان ایک نظر ان دو عورتوں پر ڈالتا اپنی وکنکاں وڈروب میں سے سامنے لینا چلا گیا۔

میں نہیں جانتی کہ مالک اور داؤد کیا کر رہے ہیں کچھ خبر ہے مگر مکمل طور پر میں بھی نہیں جانتی، ندرت احمد نے بات کا آغاز کیا تھا۔

میں ایسا نہیں چاہتی عقین کرو میں ایسا بلکل نہیں چاہتی شاید پہلے کبھی میں نے ایسا کچھ سوچا ہو مگر میں یہ خیال عرصہ پہلے ہی اپنے دل سے نکال چکی ہوں، میں نے تمہاری ممی کو بہت کچھ غلط کہا ہوا ہے ان کی زندگی میں۔

نازق نے سنجیدگی سے انھیں دیکھا،

میں تم سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔

اس کی وجہ؟ نازق نے ان کی بات کاٹی۔

مجھے کچھ عرصے قبل وقتاً فوقتاً تمہاری ممی خواب میں آتیں ہیں اور ان خوابوں کی وجہ سے میں ڈسٹرب رہتی ہوں، میں جانتی ہوں کہ تمہیں میں پسند نہیں اور میرے معافی مانگنے کے بعد بھی تم میرے لیے اپنا دل صاف نہیں کر سکتی مگر میں ایسا چاہتی بھی نہیں میں بس معافی

Clubb of Quality Content

چاہتی ہوں میں نے غلط کیا مجھے احساس ہے پسند میں تمہیں ابھی بھی نہیں کرتی، تم بھی نہیں کرتی مگر اب میں تم سے نفرت بھی نہیں کرتی۔

آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں نازق نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔ زیان کو جانے سے روک لو وہ رو نہیں رہی تھیں مگر نازق ان کی آنکھوں میں آئی نمی اور امید دیکھ سکتی تھی، وہ کسی کا دل نہیں رکھتی تھی پھر آج اس کا دل اسے یہ کرنے کو کیو کہہ رہا تھا۔

میں صرف بات کر سکتی ہوں۔

تمہارا بات کرنا ہی کافی ہے وہ ہر انسان کی بات کا انکار کر سکتا ہے مگر تمہاری بات کا نہیں تم اگر اسے کہو تو وہ چاند پر بھی چلا جائے۔

وہ میری ہر بات نہیں مانتا اگر وہ میری ہر بات مانتا تو آج مالک یہاں نہ ہوتا۔

زیان ہاتھوں میں کپڑے لیے واپس اگیا تھا کیا اب آپ دونوں میری برائیاں کرنا بند کریں گئی وہ اپنے ازلی خوش اخلاق رویہ میں کہتا بیگ میں کپڑے رکھ رہا تھا،

ممی گھر میں مہمان آئے ہیں کوفی کا کہہ دیں، ندرت احمد نے اسے دیکھا،

ویسے مجھے یہاں سے بھیجنے کا کوئی اور طریقہ نہیں تھا تمہارے پاس،وہ مسکورادیا۔

وہ اٹھائی اور دروازے کی طرف بڑھ گیں دروازے سے نکلتے ہوئے ایک آخری نظر نازق پر ڈالی جو انھیں ہی دیکھ رہی تھی رخ مورے وہ دروازاا بھور کر گیں۔یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ ایک بیٹن ریس ہے اور بیٹن اب اس کے ہاتھ میں ہے وہ کافی وقت خاموش رہی،زیان بھی چپ چاپ اپنا سامان سمیٹا رہا تھا پھر نازق اٹھی اس کے ساتھ آکھڑی ہوئی،جھک کر بیڈ پر پڑی اس کی شٹ طے کرنے لگی زیان ایک نظر نازق پر ڈالتا اپنا کام دوبارا کرنے لگا۔

تم جارہے ہو؟نازق نے بات کا آغاز کیا تھا،

زیان نے نازق کو دیکھا وہ مسکورایا اور سر اثبات میں ہلایا۔

کہاں جارہے ہو؟

زیان نے بے نیازی سے شانے اچکائے۔

واپس آو گئے۔

زیان نے سر نفی میں ہلایا۔

مجھے تمہاری ضرورت ہے زیان۔

زیان نے رخ نازق کی طرف مورا، تمہارے پاس تایا ہیں نازق۔

وہ میرے پاس اس سارا وقت بھی تھے زیان کیا تم مجھے اس وقت چھور کر جا رہے ہو جب کہ بابا قاتل کے قریب ہیں وہ مجھے کچھ نہیں پتا رہے میں کچھ بھی کر لوں میں ان تک نہیں پہنچ پا رہی، قاتل ہم سے ایک قدم کے فاصلے پر ہے۔

اور اس ایک قدم پر تمہیں میری ضرورت نہیں ہے نازق اس کی بات زیان نے مکمل کی تھی۔ نازق حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ مطلب تم مجھے اکیلا چھور کر جا رہے ہو۔

زیان نے سر نفی میں ہلایا تمہارے ساتھ فتحان ہے، تایا ہیں، اور ادریس بھی تو ہے۔

کیا وہ سب زیان احمد ہیں نازق نے روندی ہوئی آواز میں سوال کیا۔

نازق۔۔۔

زیان نے اسے سمجھانا چاہا،

نہیں زیان وہ سب ہوں تب بھی تم میرے لیے بہت اہم ہو تم اور میں قید خانے کے ساتھی ہیں زیان میں تمہیں نہیں بھول سکتی میں یوسف کے قید خانے کے ساتھیوں جیسی نہیں ہوں میں تمہیں بھول نہیں سکتی، اگر آج میں یہاں ہوں تو اس میں تمہارا بھی ہاتھ ہے زیان میرے اندر موجود سفید رنگ تمہارا ہے وہ رو نہیں رہی تھی مگر اس کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نازق وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تم اس کی عادی ہو جاؤ گئی۔ مطلب تم جاؤ گئے؟ کس قرب سے اس نے یہ سوال کیا تھا یہ وہی جانتی تھی۔

میں روک نہیں سکتا نازق، وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر وہ باہر آ گئی۔

آج ایک بار پھر ریڑ کی ہڈی ٹوٹنے کا احساس ہوا تھا مگر گردن کا سریا جھکنے نہیں دیتا تھا زیان نے موڑ کر اس دروازے کو نہیں دیکھا تھا جہاں سے وہ ابھی گئی تھی۔ اس نے کہا تھا

وہ چلی جائے گی کبھی واپس نہ آنے کے لیے مگر وہ نہیں گئی، پر اب اسے جانا تھا یہاں رہنا بہت ہمت کا کام تھا اور وہ یہ ہمت خود میں نہیں رکھتا تھا۔

* *

وہ ازکی اور گزیل جیولری لینے آئے تھے ایڈم وہاں کیو تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔ ازکی اور گزیل مختلف چیزیں دیکھ رہے تھے نازق کا کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا، بلاوجہ کا غصہ، شاید وہ اس کی عادی ہو چکی تھی، مگر اس کا دل آج بہت بڑی طرح ادکھا تھا۔

نازق تمہیں کچھ نہیں چاہیے کیا؟ ازکی کے اس کو مخاطب کرنے پر وہ متوجہ ہوئی۔

میں دیکھ رہی ہوں ازکی تم بتاؤ تمہیں کچھ پسند آیا؟

ازکی نے نازق کو غور سے دیکھا اور پھر اس کو لے کر ایک کونے میں گئی، ایک پودے کے قریب آ کر اس نے نازق کا ہاتھ چھوڑا،

نازق مجھے سچ سچ بتاؤ کیا ہوا ہے؟ تم جب سے واپس آئی ہو بہت الگ رہی ہو مجھے اتنا تو معلوم ہے کہ کچھ ہوا ہے تمہیں دیکھنے سے پتا چل رہا ہے پر ہوا کیا ہے یہ مجھے نہیں معلوم کیو کہ یہ مجھے اب تم بتاؤ گی۔

ازکی خاموش ہو گی نازق نے ازکی کی آنکھوں میں دیکھا جس میں تفتیش تھی،

زیان جارہا ہے۔

ازکی نے نازق کو دیکھا پلکیں جھپکائیں،

کہاں جارہا ہے؟ ازکی نے بہت احتیاط سے سوال کیا

وہ جارہا ہے ہمیشہ کے لیے، کہاں یہ میں نہیں جانتی اور نہ میں نے اس سے پوچھا ہے۔

ازکی کچھ کہہ ہی نہ سکی ساکت و شل وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم مذاق کر رہی ہو؟

میں مذاق نہیں کرتی ازکی۔

چند لمحے وہ کچھ کہے سنے بغیر وہیں کھڑی رہی۔

وہ کب جائے گا؟

تمہاری شادی کے اگلے دن۔

ازکی افسردہ ہو گئی تھی اور اس وقت اس کا افسردہ ہونا غلط تھا۔ میرا خیال ہے ہمیں اس کے بارے میں تمہاری شادی کے بعد بات کرنی چاہیے، اس وقت تمہیں خوش ہونا چاہیے اور شوپنگ کرنی چاہیے وہ مسکرائی ازکی بھی زبردستی مسکورائی ازکی کا ہاتھ پکڑے نازق واپس کاؤنٹر پر آ گئی۔

ازکی چیزیں دیکھنے لگی مگر اس کا دل بھر چکا تھا۔ نازق بھی ازکی کے دیکھنے کو چیزیں دیکھنے لگی، دل اس کا بھی نہیں تھا۔ نازق کو زیان پر غصہ آرہا تھا۔

کیو، کیو تم جا رہے ہو، کیا تمہیں نہیں پتا کہ اس وقت مجھے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت ہے، کیا تمہیں نہیں پتا کہ میرے لیے سب کچھ مشکل ہوتا ہے تمہارے بغیر، میں کہتی نہیں ہوں مگر تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی زیان!! تم اور میں اس قید میں ایک ساتھ رہے ہیں ہم قید خانے کے ساتھی ہیں پھر تم مجھے اس قید خانے میں اکیلا کیسے چھور کر جا سکتے ہو زیان؟ میں تم پر سب سے زیادہ اعتبار کرتی ہوں کوئی بھی میرے لیے وہ نہیں کر سکتا جو تم کرتے ہو زیان، تو کیا اب مجھے تمہیں بھی ہر چیز واضع کرنی ہو گی؟

اسے یوں لگ رہا تھا کہ کوئی جنگ کے درمیان میدان جنگ میں اکیلا چھوڑ گیا ہو، نازق نے قرب سے آنکھیں میچلیں یہ دکھ ازکی کی جدائی کا ہے یا زیان کی جدائی کا۔

اسے اپنے عقب سے ایک شناسہ آواز سنائی دی تھی وہ مری اور ٹھر گئی،

فتحان!!

اس کے لب ہلے، وہ قدم قدم چلتا اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔

تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔

نازق نے نظریں موڑ کر اسے دیکھا،وہ قد میں اسے لمبا تھا وہ نازق کو نظریں جکائے دیکھ رہا تھا۔

زیان کی،یک لفظی جواب وہ مسکورایا۔

کیو تمہیں برا لگا رہا ہے میرا اس کی وجہ سے دکھی ہونا؟

فتحان کی مسکراہٹ گہری ہوئی مجھے تم سے منسلک کوئی چیز بڑی نہیں لگتی نازق مراد احمد، میں بس جاننا چاہتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے جو تمہیں دکھی کر سکتی ہے،رہی بات زیان کی تو اس کے جانے سے میں بھی افسردہ ہوں اور پھر تم اور زیان تو پورانے دوست ہو تمہارا اس کا خیال کرنا بنتا ہے،پر تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

نازق نے سوالیا نظروں سے فتحان کو دیکھا،کون سا سوال؟

میں نے تم سے ایک سوال کیا تھا کچھ دن پہلے نازق وہ سوال تم بھول تو نہیں سکتی،نازق نے مسکورا کر رخ بدل دیا۔

تو تمہاری اداسی کی ایک وجہ یہ بھی ہے؟

بلکل اب اگر اظہار پر انکار مل جائے تو انسان کو افسردہ ہونے کا تو حق ہوتا ہے۔ نازق چہرے جکائے مسکورائی اسے مسکوراتا دیکھ وہ بھی مسکورایا،

مگر میں نے انکار تو نہیں کیا تھا۔ فتحان کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

مگر اقرار بھی تو نہیں کیا تھا۔

میں نے انکار نہیں کیا تھا نازق نے اپنی بات دہرائی۔

تو کیا اس کا مطلب ہاں ہے؟

ہم اس بارے میں ازکی کی شادی کے بعد بات کریں گئے وہ مسکورا کر کہتی ازکی کے قریب چلی گئی جو کافی دیر سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ گزیل فتحان کے قریب آئی،

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں فتحان بھائی؟

کچھ نہیں بس کسی کے لیے، ممی کے لیے (اس نے گزیل کی تیز نظروں سے بچتے ہوئے کہا) ممی کے لیے کچھ لینا چاہتا تھا۔ بابا نے بتایا کہ تم لوگ یہاں ہو سوچا تم تینوں سے مشورہ لے لوں گا۔ پھر تو آپ کو سب سے بہتر مشورہ نازق ہی دے سکتیں ہیں، رخ مور کر نازق کو دیکھا مسکورا کر آنکھ دبائی۔

اچھا اگر ایسی بات ہے تو پھر نازق ممی کے لیے کوئی اچھی سی رنگ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

نازق نے گزیل کو دیکھا، ایڈم خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا وہ چھوٹا تھا مگر اتنا بچا نہیں تھا کہ جو ہو رہا تھا اسے سمجھ نہ سکے۔ وہ فتحان کی نظروں میں نازق کو دیکھ سکتا تھا اور نازق کی نظریں بھی کچھ الگ نہ تھیں۔ مگر زیان بھائی!!! اگر اسے نازق کے لیے انتخاب کرنے کو ملتا تو وہ ہزار بار بھی زیان کو ہی چنتا پر زندگی نازق کی تھی۔

فتحان بھائی آپ پہلے رنگ دیکھ لیں تب تک ابلا آپ اپنے لیے کچھ دیکھ لیں۔

ایڈم جان مجھے بھی رنگ ہی چاہیے باقی سب میرے پاس ہے۔

فتحان نے مسکورا کر ایڈم کو دیکھا پھر رخ نازق کی طرف موڑ لیا نازق اپنے آگے پڑی بہت سی انگوٹھیوں میں سے ایک انگوٹھی فتحان کی طرف بڑھا چکی تھی۔

یہ فاطمہ احمد کو بہت پسند آئے گی فتحان انگوٹھی کو ہاتھ میں لیے دیکھنے لگا وہ متاثر ہوا تھا، پھر ایک انگوٹھی نازق کی طرف بڑھائی ایک ہیرا اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔

نازق نے انگوٹھی دیکھی ایک ننّھا ہیرا جس کے گرد اس سے بھی چھوٹے ہیرے تھے ہاں یہ بھی اچھی ہے مگر فاطمہ احمد کو یہ پسند نہیں ہوگی۔

وہ مسکورایا اس نے مینجر کو آواز دی اور وہ دونوں انگوٹھیاں پیک کروانے کا کہا، مینجر اس سے انگوٹھیاں لیتی وہاں سے چلی گئی وہ رخ اب کے سب کی طرف کر چکا تھا، اگر تم سب لوگ شوپنگ کر چکے ہو تو ہم ساتھ چلتے ہیں میں تم لوگوں کو ڈروپ کر دیتا ہوں۔

نہیں فتحان بھائی نازق کسی کو ڈرائیو نہیں کرنے دیتی، گزیل سب سے پہلے بولی تھی۔ گزیل کے یوں بات کرنے پر فتحان کو یکدم ہی وہ نور لگی تھی گزیل دیکھنے میں بھی کافی اسی ہی کی طرحا تھی۔

گزیل کیا آپ اپنی بات کی وضاحت کریں گی کیونکہ مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ تمہارا مطلب کیا ہے؟

اس نے کچھ اس انداز سے کہا کہ وہ مسکورنے لگی میرا مطلب ہے کہ نازق کو پسند نہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی ڈرائیورنگ کرے اس لیے ڈرائیو صرف نازق ہی کرتی ہے۔

فتحان تم اس کی باتوں پر غور مت کرو ہمارا ابھی کچھ اور پلن ہے بہتر ہو گا کہ تم چلے جاؤ ازکی کا لہجہ سخت نہیں تھا مگر سنجیدہ تھا۔

فتحان مسکورا کر سر اثبات میں ہلانے لگا، ٹھیک ہے تم لوگ انجوئے کرو مینجر اس کی دونوں انگرٹھیاں لے آیا تھا وہ سب کو خدا حافظ کہتا وہاں سے چلا گیا۔

نازق نے اپنے تینوں بہن بھائیوں کو دیکھا ان سب کے روئیے میں واضع فرق تھا وہ بچی نہیں تھی جو یہ سب نہ جان سکتی اسے معلوم تھا کہ کچھ خبر اس کے بھائی بہن کو بھی ہے۔

اس کے اور فتحان کے درمیان کچھ تو ہے اگرچہ وہ اس وقت کوئی بات نہیں کر رہی تھی مگر وہ ازکی کی شادی کہ بعد سوچے گئی۔ بہت سے کام اس نے ازکی کی شادی کے بعد کرنے کا

فیصلہ کیا تھا، کون جانے وہ کتنے کام کر سکے گئ، یا کیا زندگی اسے اس کی مہلت بھی دے گئ یا نہیں وہ کچھ بھی لیے بغیر گاڑی میں آ گئ گزیل بھی جلدی سے نازق کے پیچھے گئ، ایڈم اور ازکی پہلے گزیل کو جاتا دیکھتے رہے پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

وہ منہ سے کچھ نہیں کہہ رہے تھے مگر ان کی آنکھیں کہہ رہی تھیں کہ فتحان وہ نہیں ہے جسے نازق کہ ساتھ ہونا چاہیے۔

وہ دونوں خاموشی سے جیولری لے کر گاڑی کی طرف بڑھے واپسی کا سفر صرف گزیل کی باتوں اور ایڈم کے طعنوں میں گزرا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ گھر آ گئے تو نازق مراد احمد کی سٹڈی میں ان کے پاس چلی گئ ان سے .بہت سی باتیں کرنی تھیں اور .بہت وقت کے بعد کرنی تھیں وہ دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوئ۔

مراد احمد جیسے اسی کہ انتظار میں تھے تم لوگ کب آئے ؟

بس ابھی آئے، ہیں وہ کرسی سنبھالتی بولی۔

تو کیا سب چیزیں خرید لی ہیں؟

جی ہاں اور بل آپ کے کاڈ سے دیا ہے۔

مراد احمد نے آبرو تیچی کر کے نازق کو دیکھا،اور اس کی وجہ۔ وجہ یہ ہے کہ ازکی میری نہیں آپ کی بیٹی ہے اور اس کی شادی میں ہونے والا کرچا آپ ہی کو اٹھانا ہے مراد احمد سو آپ کے اکاؤنٹ میں پیسے جانے کے بجائے استعمال ہونے کا وقت ہوا جاتا ہے کہنے کے ساتھ اس کی مسکوراہٹ گہری ہوئی۔

مراد احمد مسکورا دیے، کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ شادی چلے گی اس سوال پر نازق نے مراد احمد کو حیرت سے دیکھا،

یہ کیسا سوال ہے مراد بابا،وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں وہ کیو،جملہ مکمل کرنا اس کے لیے مشکل تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نازق زندگی صرف پسند کرنے سے نہیں چلتی ازکی میری بیٹی ہے میں اس کے لیے بہترین چاہتا ہوں میں جھوٹ نہیں کہوں گا اسمہ یا اس کے بیٹے مجھے کسی پر بھروسہ نہیں ہے میں اس شادی کے خلاف ہوں، وہ کچھ کہتے کہتے رو کے۔

نازق نے پہلے مراد احمد کو دیکھا پھر ایک جھٹکے سے مڑی ازکی دروازے کھولے کھڑی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، نازق کچھ بھی کہے بغیر ازکی کو دیکھتی رہی۔ ازکی قدم قدم چلتی مراد احمد کے سامنے آئی۔

مجھے نہیں معلوم کہ میرا کیا قصور ہے مگر میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ اگر میری کوئی غلطی ہے بھی تو وہ اتنی بڑی نہیں ہے کہ آپ مجھے اتنی سزا دیں مراد بابا آخر میں نے ایسا کیا کیا تھا کہ میں جب سے اس دنیا میں آئی ہوں آپ میرے ساتھ ایسا کرتے ہیں، میں نے زکی کو نہیں مارا تھا، وہ رو رہی تھی نازق خاموشی سے ازکی کو دیکھ رہی تھی اور مراد احمد ان کے اندر کیا چل رہا تھا اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اگر مجھے سڑک پر بھی رکھے تب بھی میں اسی کے ساتھ رہو گی اس بار میں اپنی خوشی کسی کے لیے قربان نہیں کرو گئی آخری بات کہتے ہوئے ازکی کی نظر نازق پر تھی۔

نازق بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی،

ازکی مراد بابا کا وہ مطلب نہیں تھا۔ مگر وہ کسی کی بھی سنے بغیر وہاں سے چلی گئی۔

مراد بابا آپ کو ازکی سے بات کرنی چاہیے آج پہلی بار اس نے آپ سے شکوہ کیا ہے یہی وقت ہے آپ کو اسے بتانا چاہیے کہ جیسا وہ سمجھتی ہے ویسا کچھ نہیں ہے، آپ کو وہ عزیز ہے آپ کو اس سے محبت ہے مراد بابا جائے لوہا گرم ہے یہی وقت ہے جائے اور اسے منائے مراد احمد اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہے، نازق بے بسی سے آنکھیں میچتی چلی گئی وہ کم از کم مراد احمد سے یہ نہیں کرو سکتی تھی۔

ازکی گاڈن میں لگی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی ہوئی تھی ایڈم اور گزیل اس کے پاس آئے تھے مگر اس نے دونوں ہی کو جانے کا کہا تھا وہ دونوں کچھ بھی کہے بغیر چلے گئے تھے۔

ازکی نے مراد احمد کی پوری بات نہیں سنی تھی ورنہ وہ اس طرحا کبھی ریایکٹ نہ کرتی وہ پیر اوپر کیے خاموش آنسو بہا رہی تھی ازکی مراد احمد جس کی زندگی بظاہر چمکتی دمکتی تھی اس کی حقیقت صرف وہ خود جانتی تھی۔اسے ہر چیز ملی جو وہ چاہتی تھی مگر محبت اس کی زندگی میں اسی کی کمی تھی اور اب اگر اسے یہ محبت ملنے لگی تھی تو وہ اس کے ساتھ سڑک پر رہنے کے لیے بھی تیار تھی،وہ رو رہی تھی جب کوئی اس کے ساتھ لگی کرسی پر آ بیٹھا۔

ازکی نے چونک کر اس طرف دیکھا اس کے ساتھ بیٹھ نے والا اور کوئی نہیں مراد احمد ہی تھے۔ازکی نے رخ موڑ لیا کچھ دیر دونوں خاموش رہے پھر مراد احمد نے بات کا آغاز کیا۔

زکی میری پہلی اولاد تھا،پہلی اولاد،مجھے باپ کا درجا اسی نے دیا تھا۔زکی کے بعد پانچ سال تک میری کوئی اولاد نہیں ہوئی ان پانچ سالوں میں زکی اور عیلف میری دنیا تھے ہر چیز انہیں سے شروع انہی پر ختم تھی میری خواہش تھی کہ میری کوئی بیٹی بھی ہو پھر نازق ہوئی، ملکوں میں بہترین ملکہ،وہ کب میرے لیے ہر چیز ہر انسان سے زیادہ ہوئی میں نہیں جانتا پھر حالات بدلے،ازکی دیکھ سکتی تھی کہ مراد احمد کے تاثرات بھی بدلے تھے ان کی

آنکھوں میں موجود چمک اب نمی میں بدل رہی تھی، پھر زکی کے ساتھ وہ حادثہ ہوا تھا اور بھی بہت کچھ شاید اور اس سے آگے وہ کہہ ہی نہ سکے .بہت سی مصیبتوں میں ایک اچھی خبر تم تھی۔

مراد احمد نے رخ ازکی کی طرف کر لیا جو پہلے ہی انھیں دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں نمی تیر گئی، تم میری مشکل میں وہ آسانی تھی جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا مگر میں بشر ہوں اور ناشکری ہم سے بہتر کون کر سکتا ہے۔

ایک آنسو آنکھ سے نکل کر گال پر لوڑک گیا، میں تم سے نفرت نہیں کرتا تم میری بیٹی ہو، میں تم سے نفرت کیسے کر سکتا ہوں ہاں میں نے تم سے وہ محبت نہیں کی جس کی تم حق دار تھی میں اس کے لیے تم سے معافی مانگتا ہوں وہ دونوں ہاتھ جوڑے ازکی سے معافی مانگ رہے تھے۔

ازکی نے جلدی سے اپنے ہاتھ مراد احمد کے ہاتھوں پر رکھے، بابا ایسا کر کے مجھے شرمندہ نہ کریں میرا مقصد آپ سے معافی مانگو آنا نہیں تھا، وہ آنسو بہتے اپنی کمزور سی دلیل دے رہی

تھی۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے مگر اس کی وجہ میرا غموں کو پروسیس نہ کرپانا ہے جب گزیل پیدا ہوئی تھی تب خاصا وقت گزر چکا تھا مگر میں پھر اس سے بھی ویسا پیار نہیں کرسکا تھا جیسے کبھی زکی اور نازق سے کرتا تھا میں ایڈم سے بھی ویسا پیار نہیں کرسکا، یہاں تک کہ میں نازق کو بھی ترک کرتا رہا، تم خشک سالی میں بارش کی پہلی بند تھی اور میں خشکی کا عادی ہو چکا تھے میں اس رحمت سے بے نیاز تھا ان کے منہ سے کوئی اور بات نہ نکل سکی ازکی نے انھیں زور سے گلے لگایا تھا۔ مراد احمد اب اونچی آواز سے رو رہے تھے ساتھ ساتھ ازکی کے بالوں کو سہلا رہے تھے، ازکی بھی اونچی آواز سے رو رہی تھی بہت دیر تک رونے کے بعد وہ دونوں خاموش ہو گئے کچھ دیر بعد وہ دونوں ہاتھ میں کوفی کے مگ لیے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔ نازق اپنی کھڑکی سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی۔

* *

ایڈم کالج سے سیدھا گزیل کی یونیورسٹی آیا تھا آج ان سب دوستوں کا لنچ باہر کرنے کا ارادہ تھا۔ ایڈم بیچارا اندر نہیں جا سکتا تھا ایک تو وہ یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ نہیں تھا دوسرا اس کے پاس شناختی کاڈ نہیں تھا اب بھلا وہ اس لنچ کے لیے شناختی کاڈ بنوا کر لاتا۔

اسے گزیل پر رکھ رکھ کر غصّے آ رہا تھا۔

کیا مسلہ ہے بدصورت باہر کیو نہیں آ رہی نہ اس کا فون لگ رہا تھا محترمہ کو فون لے کر ہی کیو دیا ہوا ہے؟

اس سے پہلے وہ گزیل کی شان میں اس پر نظم لکھتا گزیل باہر آ چکی تھی اور اس کی وزیٹنگ سٹوڈنٹ کے طور پر اینٹری کروا چکی تھی مگر ایڈم کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

کیا تم پانچ منٹ پہلے نہیں آ سکتی تھی؟

نہیں بلکل نہیں میں بزی تھی مجھے کام تھا آدم خور۔

زیادہ زبان نہ چلاؤ۔

تم اپنی زبان پر قابو رکھ لو میں اپنی دیکھ لوں گئی۔

کون جانے وہ کون ساوقت ہو گا جب یہ دونوں ایک دوسرے سے انسانوں کی طرح بات کریں گئے۔

اچھا اب یہ بتاؤ لنچ کرنا کہاں ہے ؟ گزیل نے حیرت سے ایڈم کو دیکھا۔

کیا مطلب تم نے میرا میسج نہیں دیکھا۔

کیا تم نے مجھے کوئی میسج کیا تھا ایڈم نے ساتھ ہی پینٹ کی جیب سے اپنا فون نکالا چند انگلیاں سکرین پر پیریں اور گزیل کو دیکھا پتا نہیں کیسے مگر میں نے تمہارا میسج نہیں دیکھا۔

گزیل کی آنکھیں پوری کھل گیں ایڈم کہہ دو یہ جھوٹ ہے ایڈم شرمندگی سے مسکورانے کی کوشش کرنے لگا، گزیل نے ایڈم کی اس ہرکت پر اسے ایک زوردار موکے سے نوازا

تھا۔جاہل انسان ایک کام کہا تھا تم سے کہ ریسٹورنٹ میں سیٹز ریزرو کرواد و وہ بھی نہیں ہوا تم سے ایڈم بس اس کے مکے پر آہ ہی کر سکا۔

تم انسان نہیں ہو ڈاین ہو ایڈم نے اپنی بازو سہلاتے ہوئے کہا۔

اپنا منہ بندر کھو ایڈم مجھے تم پر بہت غصّے ہے یہ نہ ہو میں تمہارا سر زمیں پر مار دوں،ساتھ ہی کسی کو فون ملانے لگی۔

اب کس کو فون کر رہی ہو بد صورت؟

جو کام تم سے کہا تھا وہ خود کرنے لگی ہوں۔

پر اب دیر ہو چکی ہے کیا وہ سیٹز ریزرو کر لیں گئے؟

ابھی میری دوستوں کو کچھ وقت ہے پھر ہمیں وہاں جانے میں بھی وقت لگے گا ہو سکتا ہے ہو جائے۔

اگر نہیں ہو تا تو؟ایڈم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

گزیل نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا ایڈم خاموش ہو گیا وہ ہمیشہ اپنی غلطیوں پر خاموش ہو جاتا تھا تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ایڈم اور گزیل اپنے دوستوں کے ساتھ ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔ اور وہ سب ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔

اللہ کا شکر ہے ہم آگئے ورنہ اس کے بعد تو میٹاپ مشکل تھا۔

ہاں۔۔

وہ چھ لوگوں کا ایک پروپ تھا جس میں چار لڑکیاں تھی جبکہ دو لڑکے تھے ایک ایڈم اور دوسرا اس کا دوست ساتھ میں اسی کی بہن جو گزیل سے چھوٹی ہونے کے باوجود بھی اس کی دوست تھی دونوں بہن بھائی ایک ہی کلاس میں پڑھتے تھے جبکہ باقی دو لڑکیاں گزیل کی یونیورسٹی فرنڈز تھیں جنھیں ایڈم سخت ناپسند کرتا تھا اور چھٹی گزیل خود تھی۔ یہ میٹ اپ ازکی کی شادی کی دعوت کے لیے تھا ایڈم کی چلتی زبان کو بریک لگی ہوئی تھی، اور وہ ضرورت سے زیادہ جواب نہیں دے رہا تھا۔ گزیل کی دوست جو شکل سے کافی بہتر لگتی اگر وہ میک اپ نہ کرتی ایڈم اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا جبکہ وہ بار بار ایڈم کو مخاطب کر رہی تھی۔ ایڈم

Clubb of Quality Content!

اپنے دوست کے ساتھ الگ بیٹھنا چاہتا تھا کیوں کہ اسے گزیل کی ان دونوں دوستوں سے مسئلہ تھا (اسے لگتا تھا کہ یہ دونوں گزیل کو ایکسپولیڈ کر رہی ہیں) ایڈم چاہتا تھا کہ یہ دونوں لڑکیاں گزیل سے دور رہنے یہی وجہ تھی کہ وہ گزیل کے ساتھ آیا تھا اور اپنے دوست عمر کو بھی لایا تھا۔

ایڈم تم کیا سوچ رہے ہو؟

گزیل کی عجیب میک اپ والی دوست نے ایڈم کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا، مگر ایڈم نے سر نفی میں ہلایا۔

میز پر موجود سب لوگ ایڈم کا تناؤ اور اس لڑکی کی ایڈم کو تنگ کرنے کی کوشش کو محسوس کر رہے تھے۔ عمر کی بہن کو یہ لڑکی بہت زہر لگ رہی تھی وہ ایڈم کو دیکھنے لگی، میز پر موجود لوگوں سے آنکھیں بچاتی اس نے ایڈم کو پر جوش ہوتے دیکھا، ایڈم یکدم ہی اپنی جگہ سے اٹھا اور مرکزی دروازے کی طرف بڑھ گیا سب لوگوں نے ایڈم کو جاتے دیکھا تھا ہر کوئی تجسس سے ایڈم کو دیکھنے لگا،

یہ لڑکی کون ہے جس سے ایڈم بات کر رہا ہے دعا نے رخ مور کر اس عجیب میک اپ والی کو دیکھا جس کا ہر بات میں بولنا ضروری تھا۔

ایڈم اب چلتا واپس آرہا تھا ویسے بہت بڑی لگ رہی تھی ابھی وہ لڑکی جس سے ایڈم بات کر رہا تھا اس نے شاید دیکھا نہیں تھا کہ وہ لڑکی ایڈم کے پیچھے ہی آرہی تھی۔

ایڈم اپنی جگہ پر بیٹھا تو پیچھے کھڑی نازق منظر پر آئی یکدم ہی گزیل کے چہرے پر جوش آیا،

نازق آپ یہاں۔۔۔

نازق مسکرائی، میں کافی پینا چاہتی تھی یہاں پاس سے گزر رہی تھی تو آگئی ساتھ ہی کھنڈے اچکائے۔

دعا حیرت سے اس نئے آئے چہرے کو دیکھ رہی تھی جس کا تعروف شاید صرف اسی سے نہیں ہوا تھا کیو کہ باقی سب لوگ اس سے شناسہ لگ رہے تھے۔ دعا کو نازق پسند نہیں آئی تھی، یا شاید ایڈم کا اس کے ساتھ سلوک، نازق سب سے خوش اخلاقی سے بات کر رہی تھی دعا

سے آج اس کی پہلی بار ملاقات ہوئی تھی اور دعا کو وہ میک اپ والی لڑکی کی طرح لگی تھی، بس دیکھنے میں اور بات کرنے میں نازق بہتر تھی۔

نازق نے رخ دعا کی طرف کیا آپ شاید عمر کی بہن ہیں دعا نازق مسکورا کر دعا کے جواب کی منتظر تھی۔

دعا نازق کے یوں مخاطب کرنے پر گربرائی اور سر اثبات میں ہلایا۔ دعا حیران ہو رہی تھی کہ عمر اور نازق ایک دوسرے سے ایسے بات کر رہے تھے جیسے ایک دوسرے کو بہت پہلے سے جانتے تھے۔ نازق فون سننے کے لیے کرسی سے اٹھی اور باہر گئی دعا نے موقعے کو غنیمت جانا اور نازق کے پیچھے گئی۔ نازق فون پر کسی سے بات کر رہی تھی وہ دور کھڑے خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔ نازق فون کاٹ کر مڑی تو دعا اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

کیا مجھ سے کوئی بات کرنی ہے؟ نازق نے انتہائی نرمی سے پوچھا۔

دعا نے سر اثبات میں ہلایا، آپ ہیں کون اور خود کو سمجھتی کیا ہیں ہاں۔

ایڈم اور عمر دونوں آپ سے چھوٹے ہیں اور آپ۔۔۔

Clubb of Quality Content

اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی اور نازق واپس اندر چلی گئی دعا نے نازق سے وہ سب کہہ تو دیا تھا مگر اب اسے ڈر تھا کہ نازق سب کو وہ باتیں نہ پتا دے جو ابھی اس نے نازق سے کہیں تھیں۔ وہ خود کو سمجھاتی اندر گئی تو سب کھانا کھا رہے تھے وہ اپنی جگہ پر آ بیٹھی اور کھانا کھانے لگی۔

شکر کہ نازق نے کسی کو کچھ نہیں پتایا تھا نازق صرف کافی پی رہی تھی ساتھ ہی مسکرا کر دعا کو دیکھا دعا کو نازق کی اس حرکت کی سمجھ نہیں لگی تھی۔

جب نازق کوفی پی چکی تو مراد بابا کا کاڈ گزیل کو دیا ایک تو اسے آج کل مراد احمد کے پیسے خرچ کروانا اچھا لگ رہا تھا۔ نازق نے عمر اور وہاں موجود سب لوگوں کو از کی کی شادی میں آنے کا کہا۔

نازق میں آپ کو گاڑی تک کمپنی دے سکتا ہوں؟

ایڈم نے فراغ دلی سے کہا،

ضرورت نہیں ہے ایڈم میرے بھائی میں چھوٹی بچی نہیں ہوں ساتھ ہی اپنا بیگ اٹھایا اور سب کو خدا حافظ کہتی چلی گئی۔

دعا نئے ہوئے انکشاف پر ششدر رہ گئی۔

نازق ایڈم کی بہن ہے اسے اب اپنے رویہ پر افسوس ہو رہا تھا۔ ایک تو وہ خاموش کیو نہیں رہتی اس نے سوچا، ایڈم وہاں موجود کسی لڑکی سے بات تو دور نظریں تک نہیں ملا رہا تھا۔ وہ اپنی عمر سے زیادہ بڑا الگتا تھا میچور، سنجیدہ، اور ہینڈسم بھی وہ سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو سب نے اپنے گھر جانے کا سوچا جب گزیل کی وہ دونوں دوستیں گھر چلی گئیں تو ایڈم نے عمر کو ڈروپ کرنے کی آفر کی جس کو عمر نے یہ کہہ کر منا کر دیا کہ وہ خود جائے گئے۔ عمر کی اس حرکت پر دعا کو بڑا لگا تھا مگر خاموش رہنے میں ہی بہتری تھی۔ کچھ دیر بعد ان کی کیب آگئی تھی اور وہ چاروں باہر ایک ساتھ نکلے مگر ایڈم گزیل کو لے کر ایک طرف گیا جب کہ عمر دعا کو لے کر دوسری طرف۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

* *

نازق اوفس آ گئی تھی ازکی کی شادی کی وجہ سے وہ بہت سے کام نہیں کر پا رہی تھی مگر وہ مکمل طور پر کام کو نظر انداز بھی نہیں کر رہی تھی۔ وہ اوفس پہنچی تو اس کا سامنا ازکان سے ہوا ازکان مسکورتا اس کے پاس چلا آیا۔

کیسی ہو؟

ٹھیک ہوں۔۔ جواب خلاف توکہ خوشگوار لہجہ میں دیا گیا تھا۔

گڈ اچھی بات ہے ازکی کی شادی میں کام کرنے کے لیے تمہیں توانائی کی ضرورت ہو گئی۔

کیو، کیا احمد اراز کے مکینوں کے مالی حالات اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ نوکر استیفاء دے چکے ہیں؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی بات پر ازکان گردن پیچھے پھینکے ہنسنے لگا، تمہارا سینس اوف ہیومر ضرورت سے زیادہ اچھا ہے۔

وہ بات پتاؤ جو مجھے نہ پتا ہو،ساتھ ہی کھنڈے اچکائے۔

میرا خیال ہے کہ اب ہمیں پورانی ساری باتیں بھول کر ایک نئی شروعات کرنی چاہیے کیا معلوم مستقبل میں ہمارے درمیاں بھی ایک نیا رشتہ قائم ہوجائے۔

نازق نے حیرت زدہ چہرے سے ازکان کی طرف دیکھا چند ساںیے لگے تھے اسے ازکان کی بات کا مطلب سمجھنے میں اور پھر وہ مسکورائی،میں کچھ نہیں بھولتی ازکان کچھ بھی نہیں نہ تمہارا ہر سال زکی کی موت کے دن آنا،نہ تمہارا گزیل کو مینوپلٹ کرنا،نہ از کی کے دل میں میرے لیے نفرت کے بیج بونا نہ تمہارا اوفس میں میرے کام کو خراب کرنا اور نہ ہی۔۔۔

اس نے بات اُدھوری چھوڑدی۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا نازق،ازکان نے سنجیدگی سے کہا۔

جھوٹ مت بولو ازکان وہ تم تھے جس نے گزیل کو ان فضول لڑکیوں سے دوستی کا مشورہ دیا تھا اور انھوں نے گزیل کو مینو پلٹ کیا تھا، جس کے نتیجے میں اس نے اپنے بالوں کو نیلا رنگ کروایا تھا، پتا ہے وہ کتنا عرصہ باہر نہیں نکلی پر تمہیں کیا ہے مگر تمہارے دل کو سکون نہیں ملا تو تم نے ازکی کو اوفس جوئیں کرنے کا کہا کہتی میں بھی تھی اسے مگر وہ تم تھے جس نے اسے یہ احساس دلایا کہ میں مراد بابا اور اس کے درمیان آ رہی ہوں، اور ایک وحد طریقہ جس سے وہ اپنی جگہ حاصل کر سکتی ہے وہ اوفس آنا ہے۔ اس کے پیچھے تمہارا کیا مقصد تھا یہ میں نہیں جانتی مگر جو میں جانتی ہوں وہ یہ ہے کہ تم اسے ہر جگہ مینو پلٹ کر رہے ہو اور کرتے رہے ہو۔

نازق بس بہت ہوا تم مجھ پر الزام لگا رہی ہو مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم میں کس چیز کی آنا ہے۔

نازق استہزایا مسکورائی،

You are calling me egoistic just because you can't manipulate me

تم مجھے انا پرست کہہ رہے ہو صرف اس لیے کہ تم مجھے مینو پلٹ نہیں کر سکے۔

مجھے لگا تھا کہ ہمارے درمیاں سب ٹھیک ہو سکتا ہے مگر تم یہ نہیں چاہتی۔

ہاں میں یہ نہیں چاہتی۔ نازق اس کی بات کاٹے کہنے لگی، میں ایک چور کے ساتھ تعلقات استوار نہیں کرنا چاہتی۔

ازکان حیرانی سے اسے دیکھنے لگا، پھر ہنسنے لگا، چور ہاں! کیسے کیا ثبوت ہے تمہارے پاس۔

اب کی بار مسکورانے کی باری نازق کی تھی مڑی مونا تھی میں نہیں۔ میں اوفس نہیں آئی تھی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں آکر بھی غافل رہو گی میں جانتی تھی ازکان کہ تم اکاؤنٹس کے ساتھ کچھ کر رہے ہو میں ثبوت جمع کر رہی تھی۔ فکر مت کرو ازکی کی شادی کے بعد ہونے والے کاموں میں تمہیں اوفس سے باہر کروانا بھی ایک کام ہے۔ ویسے ان پیسوں کا کیا کرتے ہو تم نازق سینے پر ہاتھ بنادھے پوچھ رہی تھی، اور ازکان احمد کچھ کہہ ہی نہ سکا۔

نازق سر جھٹک کر آگئے بڑھ گئی ازکان اسے جاتا دیکھ رہا۔ مر کر میز پر رکھا شیشے کا بول دیکھا ایک نظر نازق پر ڈالی اور بول اٹھا کر نازق کی طرف اچھلی جس کو بہت مہارت سے قاسم

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احمد نے پکڑ لیا تھا۔ نازق ایک جھٹکے سے مری سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اسے سمجھ آ گیا تھا کہ کیا ہوا ہے۔

قاسم احمد غصے سے ازکان کو دیکھ رہے تھے۔

تمہارا دماغ خراب ہے جاہل آدمی۔۔

بابا آپ بیچ میں نہیں آئے گئے۔

یہاں سے فوری طور پر نکل جاؤ، وہ ضبط کے آخری مراحل پر تھے۔

میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں وہ گہرے سانس لیتا وہاں سے چلا گیا۔ قاسم احمد نے مر کر نازق کو دیکھا،

تم ٹھیک ہو؟ ان کی آواز میں ذرا بھی لچک نہیں تھی. نازق نے سر اثبات میں ہلایا۔

کچھ وقت بعد وہ دونوں قاسم احمد کے اوفس میں تھے جہاں وہ اب کم کم ہی آیا کرتے تھے۔

نازق قاسم احمد کے بہت بار کہنے پر ان کو ازکان اور اس کے درمیان ہوئی پوری بات پتا چکی تھی، تو وہ بات کیا ہے وہ ساری بات پتا چکی تھی ازکان کے اکاؤنٹس میں کیے گئے فروڈ کے سوا۔

جیسا کہ میں نے کہا ہم اس بارے میں ازکی کی شادی کے بعد بات کریں گئے۔

قاسم احمد کا غصہ کچھ کم ہوا تھا مکمل طور پر ختم نہیں۔

نازق بات کو مکمل کرو۔

وجہ میں کیو کرو؟

اس کے انداز میں مصنوعی غصہ تھا۔ وجہ قاسم احمد نے بامشکل اپنی ہنسی کا بو کی اور ایسا نہ کرنے کی کیا وجہ ہے انھوں نے ہنسی کا بو میں کرتے سوال کیا۔

میں آپ سے ناراض ہوں۔

قاسم احمد نے آنکھیں سکھر کر نازق کو دیکھا، اور اس کی وجہ؟

اب کیا یہ بھی میں پتاؤ، آپ کو خود پتا ہونا چاہیے کہ آپ کی کس ہر کت پر میں ناراض ہوں۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے کہہ رہی تھی یہ عجیب بات ہے ناراض بھی خود ہو اور وجہ بھی نہ پتاؤ،وہ شیکاؤ کر رہے تھے۔

اب آپ جو بھی کہیں قاسم احمد آپ نے مجھے ناراض کر دیا ہے۔

اچھا اگر ایسا ہے تو میں بھی ناراض ہوں۔

آپ کیو ناراض ہیں؟

میری مرضی میرا دل کیا ناراض ہونے کا تو میں ناراض ہو گیا۔

ناراض ہونے کی کوئی وجہ ہوتی ہے،اس نے جتاتے ہوئے کہا۔

تو تمہارے ناراض ہونے کی کیا وجہ ہے؟

یہی کہ آپ مجھ سے ملنے نہیں آئے۔

تو میرے ناراض ہونے کی بھی یہی وجہ ہے کہ تم مجھ سے ملنے نہیں آئی۔

نازق نے آنکھیں پوری کھول کر انھیں دیکھا،یہ کیا بات ہوئی اور پھر وہ دونوں ہنسنے لگے۔

مگر میں سچ میں ناراض ہوں، آپ مجھ سے ملنے نہیں آئے۔

تم بھی تو نہیں آئی نازق،انھوں نے قدرے آہستہ آواز میں شیکوا کیا۔

کیو کہ مجھے ہمیشہ سے امید رہی ہے کہ آپ مجھ سے ملنے آئے گئے۔

تو میں آیا ہوں نا،دیکھو تمہارے سامنے ہوں۔

وہ ہوئلے سے مسکورائی۔

ویسے وہ رشتے والی بات مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔

وہ آپ کو میرا اسسر بنانے کا کہہ رہا تھا۔

کیا وہ فتحان کی بات کر رہا تھا؟

نازق حیران ہوئی آپ کو یہ کیو لگا کہ وہ فتحان کی بات کر رہا تھا یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ اپنی بات کر رہا ہو۔

اس کی بات پر قاسم احمد ہنسنے لگے۔

اب آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟

dinosaurs can return but this will never happen

کیوں؟

میں تم دونوں کو جانتا ہوں،ان کی ہنسی مسکراہٹ میں بدلی جو آہستہ آہستہ مدھم ہو گئی،ویسے میری خواہش ہے کہ میں تمہارا سسر نہیں باپ ہوتا۔اگر اللہ تعالیٰ مجھے بیٹی دیتا تو دنیا جانتی کہ بیٹی کو کیسے پرورش دی جاتی ہے،بیٹیوں کو کیسے رکھا جاتا ہے،میں دل سے چاہتا ہوں کہ تم فتحان سے شادی کرو پر میں یہ بھی مانتا ہوں کہ میرا کوئی بھی بیٹا تمہارے لائک نہیں ہے۔

نازق نے بہت نرمی سے قاسم احمد کا ہاتھ پکڑا اور اسے ماتھے سے لگایا میں آپ کی بھی تو بیٹی ہوں۔

قاسم احمد نے سر اثبات میں ہلایا،ہاں تم میری بیٹی ہو۔

یکدم ہی نازق کا فون بجا وہ فون سننے لگی، قاسم احمد کی آنکھیں بدل گئی تھیں، کچھ دیر پہلے والی نرمی اب وہاں نہیں تھی بے تاثر آنکھیں جواب نازق کو دیکھ رہی تھیں۔

کیا ہوا ہے؟

گاڑی کو، کب تک ٹھیک ہو گئی، اچھا گاڑی شادی والے دن آجائے، وہ فون بند کر چکی تھی۔

کیا کوئی مسئلہ ہے؟ قاسم احمد نے سرسری انداز میں پوچھا۔

تایا گاڑی کچھ مسئلہ کر رہی تھی اس کو سروس کے لیے دیا تھا اسے کے بارے میں پتا رہا تھا عبداللہ خان۔

اگر کوئی مسئلہ ہوا تو مجھے بتانا میں دیکھ لوں گا،نازق نے سر اثبات میں ہلایا۔

اب میں اپکو اجازت دیتی ہوں آپ جا سکتے ہیں کیو کہ مجھے کام ہیں،اس کی بات پر وہ دونوں ہنسنے لگے پھر وہ اپنے اوفس جانے لگی قاسم احمد کی نظروں نے اس کا تعاقب کیا حتہ کہ وہ منظر سے غائب ہو گئی۔

****

زیان ہسپتال سے اپنا سامان لینے آیا تھا اور سب کو خدا حافظ کہنے بھی آیا تھا۔

وہ ڈاکٹر نیاز سے بات کر چکا تو واپس اپنا سامان سمیٹ نے لگا اس کا دروازا کھولا اور اندر آنے کی اجازت مانگی گئی جس کو اس نے بہت آرام سے سر اثبات میں ہلایا کر دے دیا تھا۔

وہ قدم قدم چلتی اس کے ساتھ آہ کھڑی ہوئی اور ایک زوردار مکا اس کی بازو پر دے مارا۔

کیا نازق کے علاوہ تمہیں کسی کا خیال نہیں ہے؟

زیان بامشکل اپنی چیخ کو قابو کرتا درد کی شدت سے دوچار تھا۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھے ابھی ہوئی حرکت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا، پھر یکدم ہی ہاتھ منہ سے ہٹایا،

لڑکی کیا تمہارا دماغ خراب ہے؟

نہیں مگر تمہارا ضرور ہے۔ وہ بھی تیز آواز سے بولی تھی۔

اگر مجھے پتا نہ ہوتا کہ تم میرے دوست پر فدا ہو تو یقین کرو مجھے لگتا کہ تمہیں مجھ پر کرش ہے۔

ازکی کی چلتی زبان کو بریک لگی حیرت سے وہ زیان کا چہرا دیکھنے لگی۔

دیکھا میں کہہ رہا تھا نا اب تم مجھے ایسے دیکھ رہی ہو ایک زوردار چابک زیان کے ہاتھ پر رسیدہ ہوئی تھی۔

Clubb of Quality Content!

اور میں نے بھی کہا ہے کہ تمہارا دماغ خراب ہے پہلی بات تو یہ کہ میں تمہارے دوست پر فدا نہیں ہوں ہاں مانتی ہوں وہ ہینڈسم ہے، مجھے اچھا لگتا ہے، اس کی آنکھیں میری پسندیدہ ہیں وہ اپنی رہ کہہ رہی تھی اور زیان سر ہلاتا اس کی بات سن رہا تھا ازکی نے ایک نظر زیان کو دیکھا اور قدرے اونچی آواز سے کہا دوسری بات مجھے ڈاکٹرز پر کرش نہیں آتا۔

زیان نے پوری آنکھیں کھول کر ازکی کو دیکھا۔

اسے یہ بات ہرگز پسند نہیں آئی تھی۔

ویسے دونوں بہنوں کو مسئلہ کیا ہے جب دیکھو تب میری ڈیگری کے پیچھے پڑی رہتی ہو آخر مسئلہ کیا ہے تم دونوں کا وہ خفا خفا سا بولا۔

یہی کہ تم نہ جاؤ۔

ازکی کی بات پر اس کا غصہ ضائل ہو گیا۔

پر اس نے مجھ سے ایسا نہیں کہا۔

وہ پھر اموررے چیزیں اٹھانے لگا،نازق کے علاوہ تمہیں کسی کا خیال نہیں ہے میں بھی تو ہوں زیان تم میرے لیے کیو نہیں روکتے۔

وہ موراااور ازکی کو بیٹھنے کا کہا میں نے ایک طویل عرصہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے لیے وہ سب کچھ کیا جو میں کر سکتا تھااور کبھی کبھی وہ بھی کیا جو میں نہیں کر سکتا تھا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مجھے اپنی بہت سی صلاحیتوں کا پتا چلا، مجھے لگتا تھا کہ نازق میرے اقرار پر نہ کہے گئی اور چلی جائے گی مگر میں غلط تھا وہ ایسے سمجھا رہا تھا، جیسے کسی بچے کو سمجھتے ہیں نازق نے مجھے اقرار ہی نہیں کرنے دیا وہ مجھے کبھی ہاں نہیں کہے گئی اور نہ کر کے وہ جانا نہیں دینا چاہتی تھی، سچ کہو تو وہ میری تذلیل نہیں کرنا چاہتی تھی۔

مگر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اسے تمہارے احساسات معلوم ہی نہ ہوں تم نے کبھی بھی اسے اپنے احساسات بھی تو نہیں پتائے۔ازکی نے کہہ تو دیا مگر اسے اپنے بات کھوکھلی لگی تھی، وہ جانتی تھی نازق بے واقوف نہیں ہے وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا یوں جیسے وہ الفاظ جمع کر رہا ہو،

میں بھی جانتا ہوں کہ وہ میرے احساسات جانتی ہے اور وہ بھی جانتی ہوں کہ وہ سب جانتی ہے مگر نہ میں عتراف کرو گا نہ وہ کرے گی عتراف کرنا ایک دوسرے کی تذلیل کرنا ہوا، اور پھر ہم محبت نہ بھی کریں تب بھی ایک دوسرے کی عزت تو کرتے ہیں۔ رشتوں میں محبت نہ بھی ہو تب بھی عزت کا ہونا رشتے کو مضبوط رکھتا ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے جان بھی دے سکتے ہیں اس لیے عتراف کر کے ایک دوسرے کی تذلیل نہیں کریں گئے۔

ازکی کو اس پر ترس آیا اسے زیان پر اکثر ہی ترس آتا تھا اگر جو اسے زیادنہ ملتا تو اس کی بھی کچھ یہی حالت ہوتی۔

زیان کتنا اچھا تھا، اگر آج وہ دونوں ساتھ تھے تو اس کی وجہ زیان تھا۔ ورنا وہ تو خود ہر چیز اُدھوری چھوڑ آئی تھی۔

زیان دنیا نازق پر ختم تو نہیں ہوتی تمہیں کوئی اور بہت اچھی لڑکی ملے گی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زیان نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ ازکی کو دیکھا میں نے اس سے ایسی محبت کی ہے کہ اب کسی سے محبت کرنے کی ہمت نہیں رہی۔

ازکی رو دینے کو تھی، میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں جو تمہارا مرحم بن سکے۔

وہ یکدم ہی کھڑا ہوا، محترمہ شادی آپ کی ہو رہی ہے میری نہیں مجھے افسردہ نہ کریں کیوکہ میں لڑکے والوں کی طرف سے ہوں، وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

میرا احساں مانا جائے کہ میں اس شادی کے لیے اب تک یہاں ہوں ورنہ میں اب تک فرانس میں ہوتا۔

ازکی نے اس کا احسان ماننا ضروری سمجھا تھا۔

تم واپس آو گئے زیان نے اس کی بات پر شانے اچکا دیے،

کوئی مسلئہ نہیں ہم آجائیں گے تمہارے پاس۔

ہم !!

زیان نے ہم کی وضاحت چاہی۔

میں اور میرا شوہر اور وہ دونوں ہنس دیے۔

****

زیان واپس گھر آیا تو اسے اپنے کمرے میں ادریس ملا جو بہت سکون سے کرسی پر بیٹھا ساتھ پڑے گول میز پر رکھی کسی چیز کو ہاتھ سے گھوما رہا تھا۔

زیان خاموشی سے اندر آیا اور وشروم میں چلا گیا واپس آیا تو کپڑے تبدیل کر چکا تھا۔اس سب کے دوران ادیس کچھ نہیں بولا۔

تمہارا یہاں اور کتنی دیر تک بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے۔

بات کا آغاز زیان نے ہی کیا تھا یہ کام اسی کو کرنا تھا۔

میں یہاں بہت دیر تک بیٹھے رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

زیان نے اسے کچھ نہ کہا وہ اسے وقت دے گا بہت دیر بعد ادریس اٹھا اور زیان کے کمرے سے منسلک ٹرس پر چلا گیا۔

زیان وہاں پہلے سے تھا،

مجھے پتاؤ کیا میں تمہارے لیے اتنا بے عتبار ہوں کہ تم نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا۔

زیان نے کچھ نہیں کہا وہ ریلنگ سے کمر لگائے کھڑا تھا۔

تم نے مجھے کچھ نہیں بتایا نہ یہ کہ تم نازق سے عتراف محبت کرنے لگے ہو، نہ یا کہ تم نے ایسا کچھ نہیں کیا، نہ یا کہ اس سب میں مالک تمہارے ساتھ تھا، تمہارے لیے مالک میرے سے زیادہ بھروسہ مند ہے؟

میں نے کبھی تمہیں یہ بھی نہیں پتایا تھا کہ میں نازق کو پسند کرتا ہوں، زیان نے اس کی سب باتوں کہ جواب میں صرف یہی کہا۔

ہوا پہلے ہلکی پھر زرا تیز چلنے لگی، ہوا کی وجہ سے دونوں کے بال اُڑ رہے تھے۔

ادریس نے آستین کہنیوں تک موری ہوئی تھیں بلکل ویسے ہی زیان نے بھی آستین کہنیوں تک موری ہوئی تھیں۔

کوئی اندھا بھی پتا سکتا ہے کہ تم نازق کو پسند کرتے ہو اور میں اندھا نہیں ہوں۔

جب تمہیں سب معلوم ہے پھر مجھ سے کیو پوچھ رہے ہو؟

اس نے ہارے ہوئے لہجے میں اس سے پوچھا۔

میں تم سے یہ نہیں پوچھ رہا کہ تم کیو جا رہے ہو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ جب یہ سب ہو رہا تھا میں مرا تو نہیں تھا کہ تم نے مجھے اندھیرے میں رکھا، تم نے مالک کے ساتھ مل کر یہ کیا اگر میں ہوتا تو یہ نہ ہوتا، میں ہوتا تو ایسا نہ ہونے دیتا، میں نازق کو نہ نہیں کہنے دیتا۔

زیان نے حیرت سے ادریس کو دیکھا، کیا تمہارا دماغ خراب ہے۔

شاید ہاں، ادریس کی آواز قدرے اونچی تھی۔

زیان نے گہری سانس لی، میں نے تمہیں نہیں پتایا اور مالک کو پتا یا یہ سب غیر ارادی طور پر ہوا یہ یوں کہا جائے مالک نے کیا مالک نے میری اور ازکی کی باتیں سنی تھیں کچھ اس کا اور بابا کا کوئی فضول مقصد تھا یہ سب بس ہو تا گیا یہ سب کیسے گزرا مجھے علم ہی نہیں ہوا، میں ذہنی طور پر تھکا ہوا ہوں مجھے بس یہ پتا ہے کہ میں یہاں اب نہیں رہ سکتا۔

تو کیا تم نازق پر گیو اپ کر رہے ہو؟

میرے اور نازق کے درمیان محبت کا نہیں عزت کا رشتہ ہے میں دنیا کے کسی بھی خطے میں ہوں اس کا اور میرا رشتہ ختم نہیں ہو گا۔

زیان ہم راز کے رازدار ہیں اور راز کھولنے میں زیادہ وقت نہیں ہے تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں نازق کے ساتھ ہونا چاہیے تھا؟

یہ شاید وہ آخری کوشش تھی جو ادریس زیان کو روکنے کے لیے کر سکتا تھا۔

نازق کے لیے مراد تایا ہیں، قاسم تایا ہیں، ازکی ہے، گزیل ہے، لایڈم ہے، تم ہو، اور پھر اب فتحان بھی تو ہے۔

ادریس نے ایک آخری خواہش کرنے کا سوچا میری ایک آخری بات مانو گئے ؟

اس نے کچھ یوں کہا کہ زیان نے سر اثبات میں ہلایا تقریباً ادھے گھنٹے کے بعد زیان اور ادریس ایک ریسٹورنٹ میں تھے وہ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے اور شاید کسی کا انتظار بھی،

ویسے تم میری شادی تک بھی رک سکتے تھے۔

زیان نے بے ظاری سے ادریس کو دیکھا،

مجھے تمہاری ہونے والی بیوی نہیں پسند،زبان کی ضرورت سے زیادہ تیز ہے۔

جواباً ادریس نے گھورا،ہاں بلکل ویسی ہی تیز ہے جیسی میری نہ ہونے والی بھابھی۔

زیان یکدم ہی سنجیدہ ہوا ادریس میرا اور نازق کا نام دوبارا کبھی ایسے مت لینا۔

ان کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب نور میز کے قریب آئی اور ساتھ پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی،اس کے انداز میں جلدی تھی۔

کیا ہوا ہے ؟

کچھ نہیں۔۔ ادریس نے شانے اچکا کر کہا۔

نور نے حیرت سے اسے دیکھا،

تو مجھے بولانے کی وجہ کیا ہے؟

کوئی وجہ نہیں ہے۔ادریس نے چہرے پر مسکورہٹ سجا کر کہا۔

نور نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شک ہو،ادریس اگر تمہارا دماغ خراب ہے تو ڈاکٹر سے رجوع کرو ویسے بھی تمہارا بھائی ڈاکٹر ہے۔

آخری بات اس نے زیان کو دیکھتے ہوئے کہی۔

میں مفت میں علاج نہیں کرتا۔

زیان نے بہت ہی سدھ لہجے میں یوں کہا جیسے اسے اس سے کوئی مطلب ہی نہ ہو،اگرچہ دل ہی دل میں اسے بہت ہنسی آئی تھی۔

کیا تم دونوں میری ذہنی حالت غلط ثابت کرنے کے علاوہ کوئی بات نہیں کر سکتے۔

میں کر سکتا ہوں زیان نے کہنا ضروری سمجھا تھا۔

نور نے ایک بے ظار نظر زیان پر ڈالی اور رخ ادریس کی طرف کر لیا،

ادریس میں سیریس ہوں مجھے یہاں کیو بولایا ہے؟

نور میں بس تم دونوں کے ساتھ ٹائم سپنڈ کرنا چاہتا تھا کل زیان جا رہا ہے اس لیے میں چاہتا تھا کہ میرے دو بہت قریبی لوگ میرے ساتھ وقت گزارے، ادریس نے کہہ کر ویٹر کو کوفی کا کہا۔

نور کو لگا کہ اس کا وقت ضائع ہو رہا ہے، نور نے اپنا بیگ اٹھایا اور جانے کے لیے کھڑی ہوئی،

میرا خیال ہے کہ مجھے جانا چاہیے ادریس نے اسے سورہ کہے اور بیٹھنے کو کہا اور خود باہر سے کچھ لینے چلا گیا۔

نور اب اس وقت کو سوچ رہی تھی جب اس نے یہاں آنے کا سوچا تھا۔

آپ وکیل ہیں؟

زیان نے بات کا آغاز کیا۔

جی ہاں۔

تبھی میں سوچتا تھا کہ آپ کی زبان اتنی تیز کیو ہے۔

اس کی بات پر نور کا دل چاہا کہ وہ زیان کہ سر پر کچھ دے مارے اور ثابت کرے نہ صرف زبان اس کے ہاتھ بھی بہت تیز ہیں۔ آپ ڈاکٹر ہیں اب کی بار نور نے پوچھا۔

جی ہاں زیان نے کرسی کی پوشت سے ٹیک لگائی۔

اچھا تبھی میں سوچ رہی تھی آپ بغیر ضرورت زبان کا استعمال کیو کرتے رہتے ہیں۔

اگر اس عورت کی جگہ نازق ہوتی وہ اسے بے روزگاری کا طعنہ دیتی۔

زیان مسکورا دیا، خاتون معذرت مگر میری زبان کا آپ کی زبان سے کیا مقابلہ۔

اس نے کچھ اس انداز سے کہا کہ نور نہ چاہتے یوئے بھی ہنس دی۔

بلکل آپ میری زبان سے مقابلہ نہیں کر سکتے ویسے آپ کو کسی نے یہ نہیں پتایا کہ زیادہ زبان چلانے والے مردوں کے گھر نہیں بستے۔

زیان ہنس دیا شاید آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں البتہ میری ایک بات ماننے گئی نور نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا جواب دے زیان نے اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر بات جاری رکھی آپ احمد انڈسٹر ز کو اگر کبھی چھوڑ بھی دیں تو نازق کی ذاتی وکیل ضرور رہیے گا۔

نور نہیں جانتی تھی وہ کیا جواب دے اس کی یہ پریشانی ادریس نے حل کر دی۔

ادریس ہاتھوں میں ایک بہت بڑا گلدستہ لیے آرہا تھا ادریس نے وہ گلدستہ نور کو دیا نور کے چہرے پر مسکورہٹ کب آئی اسے نہیں پتا تھا اس نے ادریس سے وہ گلدستہ لے لیا، پھر اپنا بیگ اٹھایا اور جانے لگی ادریس اسے چھوڑنے باہر تک گیا تھا اور زیان اکیلا وہاں رہ گیا تھا اب اسے اکیلے ہی رہنا تھا۔

* *

ازکی نے گہرے سرخ رنگ کی سلک کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔ لمبے سیاہ بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے ہلکے میک اپ اور قیمتی جیولری میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

جب کہ زیاد نے گہرے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا ان کا نکاح صبح ہو گیا تھا جس میں صرف قریبی لوگ موجود تھے اور اب شام میں ان کا ولیمہ تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے سب سے مل رہے تھے۔ تقریب احمد اراز کے اسی گاڈن میں ہو رہی تھی جہاں ازکی کی برتھ ڈے پاٹی ہوئی تھی۔

مگر آج ہر جگہ سرخ گلاب تھے جن کی خوشبو ہر طرف بکھری ہوئی تھی۔

ازکی زیاد کے ساتھ کھڑی تھی اسے دیکھتے ہوئے اسے یہ احساس ہوا کہ آج سے چند ماہ پہلے تک یہ سب ناممکن تھا مگر آج یہ حقیقت تھی آج زیاد اور وہ ایک ساتھ تھے وہ خوش تھی۔

آج وہ پورے دل سے خوش تھی اور یہ خوشی اس کے چہرے سے واضع ہو رہی تھی یوں لگتا تھا کہ اس کے جسم کا سارا خون اس کے چہرے پر آ چکا ہو۔

ازکی مجھے ایسے مت دیکھو میں کنفیوز ہو رہا ہوں۔

اسے خود کو یوں دیکھنے پر زیاد نے ازکی سے کہا جس پر ازکی مسکورائی۔

زیاد یہ سب کتنا اچھا لگ رہا ہے نا تم اور میں ساتھ ہیں۔ تم نے ایسا سا چا تھا کہ تم اور میں ہم ایک ساتھ ہوں گیے؟

زیاد سر جکائے مسکورایا پھر چہرے پر ہاتھ پھیر تا اپنی مسکورہٹ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

زیاد تم کچھ کہہ کیو نہیں رہے، کچھ کہو مجھے پتاؤ کہ تم خوش ہو مجھے پتاؤ کہ تم میرے ساتھ خوش ہو کچھ تو کہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ازکی کے چہرے سے مسکراہٹ ایک سیکنڈ کے لیے بھی جدا نہیں ہو رہی تھی۔ زیاد نے چہرا ازکی کی طرف کرلیا کیا میرا چہرا تمہیں یہ نہیں پتا رہا کہ میں کتنا خوش ہوں،اس کے یوں کہنے پر ازکی چہرا مورے مسکرائی۔

زیاد مسکرانے لگا۔

ازکی!

اس کے اسے یوں پکارنے پر وہ مڑی زیاد نے اپنی جیب میں موجود ایک گہرے نیلے رنگ کی ڈبی نکالی ازکی اس ڈبی کو پہچانتی تھی۔

ازکی نے حیرت سے زیاد کو دیکھا زیاد مسکرا رہا تھا زیاد نے ڈبی کھولی وہ وہی انگوٹھی تھی ازکی نے ایک نظر انگوٹھی پر ڈالی اور دوسری زیاد پر لب آپس میں پیوست کیے اس کی آنکھوں میں یکدم ہی نمی تیر گئی۔

کیا ازکی مراد احمد یہ انگوٹھی قبول کرے گیے؟

ازکی نے نم آنکھوں سے سر اثبات میں ہلایا،وہ مسکورا رہی تھی۔

ہاں۔

وہ مسکرائی تھی،اس کی آنکھیں دھندلا گیں ایک انسو اس کی گال پر آہ گرا۔

ازکی مت رو میری بیوی روئے گئی تو مطلب میں ایک اچھا شوہر نہیں ہوں۔

وہ نم آنکھوں سے ہنس دی،زیاد نے اس کے انسو صاف کیے اور اسے اس کا ہاتھ مانگا،ازکی نے اسے اپنا ہاتھ دے دیا زیاد نے وہ ننھے ہیرے وای انگھوٹی ازکی کی انگلی میں پہنادی۔

خوش رہنا ازکی میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں،تم میرے لیے سب سے قیمتی ہو ہر انسان،ہر چیز،ہر اس چیز سے زیادہ جس کے سوا انسان رہ نہیں سکتا۔تم ازکی زیاد احمد میرے لیے سب سے خاص ہو۔زیاد احمد کے لیے تم سب کچھ ہو،میں تم سے وعدہ کرتا ہوں تمہیں ہر وہ خوشی دینے کی کوشش کروں گا جو تم چاہتی ہو۔ازکی مسکورائی اور میں وعدہ کرتی ہوں میں تمہاری وفادار رہوں گی حالت جیسے بھی ہوں تم مجھے ساتھ پاؤ گے۔میں زیاد احمد ساری دنیا کو تمہارے لیے پیچھے کر سکتی ہوں۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

مراد احمد قاسم احمد اور داؤد احمد کے ساتھ تھے وہ بھی خوش تھے کیو کہ ازکی خوش تھی۔

وہ اسے خوش ہی تو دیکھنا چاہتے تھے،ازکی نے انھیں پتا یا تھا کہ وہ شادی کا کچھ وقت کا عرصہ احمد اراز رہے گئے بعد میں وہ علادہ ہو جائے گئے۔ وہ زیادکی طرف سے مطمئن تھے اور انھیں کیا چاہیا تھا۔ ان کی بیٹی خوش تھی ان کے لیے یہی سب کچھ تھا۔

ازکی اور ان کے درمیان آئی دیوار اب ختم ہو چکی تھی۔

قاسم احمد نے اپنا ہاتھ مراد احمد کے کھندھے پر رکھا،

مراد احمد کو اپنا کندھا ہلکا محسوس ہوا،

وہ مسکرائے،میں اس کا خیال رکھو گا مراد۔

قاسم احمد نے اتنے خلوصِ سے کہا کہ مراد احمد کی رہی سہی پریشانی بھی دور ہو گئی۔

وہ قاسم احمد کا ہاتھ پکڑے ان کا شکریہ کرنے لگے۔

ہم نے مشکل وقت دیکھا ہے ہم ساتھ رہے ہیں آپ کا شکریہ ان کی بات پر قاسم احمد نے ان کا کندھا تھپتھپایا، تم میرا بازو ہو مراد تم میرے لیے قیمتی ہو، میں چاہتا تھا تم سے حسد کرو مگر میں نہیں کر سکا۔ہاں مگر ایک بات تھی جہاں میں تم سے تمہاری کوئی چیز لینا چاہتا تھا۔

مراد احمد جانتے تھے کہ قاسم احمد کی اگلی بات کیا ہو گی،وہ نرم مسکوراہٹ لیے ان کے کہنے کا انتظار کرنے لگے۔

میں چاہتا تھا کہ میری بھی بیٹیاں ہوتیں، جب جب تمہاری کوئی بیٹی ہوتی میرے دل چاہتا میں تم سے اسے لے لوں مگر میں یہ نہیں کر سکا مراد احمد انھیں بے انتہا احترام سے دیکھنے لگے وہ خود پر افسوس کیے بغیر نہ رہ سکے۔

آپ اور میں کتنے مختلف ہیں۔

قاسم احمد نے ان کی بات سے اتفاق کیا تھا۔

آپ کو بیٹی ملی نہیں اور میں نے بیٹی کی قدر نہیں کی۔

تمہیں کرنی چاہیے تھی۔

مراد احمد نے افسوس سے سر ہلایا۔

نہ زندگی میرے لیے آسان تھی نہ تمہارے لیے مگر ہم اس سب میں ساتھ رہے ہیں مراد مجھ سے وعدہ کرو تم میرا ساتھ آگے بھی دو گیے۔

اس سے پہلے مراد احمد کوئی جواب دیتے گزیل انھیں اپنے ساتھ لے گئی قاسم احمد انھیں مسکورا کر جاتا دیکھتے رہے۔

یکدم ان کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

نازق اپنی گہری نیلی ساڑھی سمبھالتی ایک شیشے کے سامنے آئی گھنگریالے بال جو ایک طرف سے آگے کیے ہوئے تھے جب کہ دوسری طرف سے بال کان کے پیچھے ارسے ہوئے تھے کانوں میں موتی کی بالیاں اور گلے میں چھوٹا سا ہیرا ہلکے میک اپ میں وہ خود کو دیکھ رہی تھی۔

اچھی لگ رہی ہو۔

آواز اس کے عقب سے آئی تھی،وہ مڑی،

لیوینڈر کلر کی ساڑھی موتیوں کی مالا اور ٹوپس نازق نے انھیں پہلی بار اتنے کم میک اپ میں دیکھا تھا۔

اچھی لگ رہی ہو۔

فاطمہ احمد نے اپنی بات دہرائی،نازق نے مسکورا کر تعریف وصولی،

Clubb of Quality Content!

شکریہ۔

مگر میں آپ کو یہ بات نہیں کہہ سکتی،اب کی بار فاطمہ احمد مسکورائی۔

بلکل مگر میں پھر بھی یہ کہوگی کہ تم اچھی لگ رہی ہو،اچھی لگتی ہو فرمل کے علاوہ بھی اگر تم کچھ اور پہنو،تم بچپن میں فروک پہنا کرتی تھی۔اچھی لگتی تھی۔

مجھے پتانے کا شکریہ مگر مجھے آپ سے مشورہ نہیں چاہیے۔فاطمہ احمد کی مسکوراہٹ گہری ہوئی،

تم نہیں جانتی مگر تمہیں میری ضرورت ہے،تم مانو یا نہ مانو ساتھ ہی شانے اچکائے۔

نازق استہزایا مسکورائی اور آپ کیسے کریں گئی میری مدد،نازق سینے پر ہاتھ باندھے پوچھ رہی تھی۔

فاطمہ احمد دو قدم قریب آئی اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتی اس کے بالوں کو کان کے پیچھے ارسنے لگی، آہ نازق تم آج بھی وہی معصوم بچی ہو تم کتنی اچھی بچی ہو، تم کیو خود کو تکا رہی ہو دیکھو خود کو تم آج بھی وہی ہو جو تم زکی کے اس دنیا میں ہوتے ہوئے تھی۔

نازق نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انھیں خود سے دور کیا میں جو بھی ہوں کم از کم مجھے آپ سے جاننے کی ضرورت نہیں ہے، آپ جو کہنا چاہتی ہیں صرف صرف کہیں۔

نازق ڈیار میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں تم آج بھی اتنی ہی سینسی ٹیو ہو جتنا تم زکی کہ مرنے پر تھی ہاں تم زہین ہو مگر تم ایک عورت ہو اوپر سے حسین عورت تمہیں چاہیے کہ خود کو

جانوروں سے دور رکھو ہماری طرحا گھر بیٹھو اور خوش رہو شادی کرو اور شوہر کے ساتھ لائف انجوئے کرؤ اب تو ازکی کی بھی شادی ہو چکی مجھے لگتا ہے تمہیں بھی کرلینی چاہیے، تم زیان کو روک سکتی ہو۔

نازق نے انھیں کھاجانے والی نظروں سے دیکھا مجھے لگتا ہے کہ آپ کو جس چیز سے مسئلہ ہے وہ آپ کا بیٹا ہے کیو کہ وہ میرے پیچھے آتا ہے اور اب جب آپ نے کہہ ہی دیا ہے کہ میں ایک حسین عورت ہوں تو میں آپ کو پتادوں کہ آپ کا بیٹا مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے، یہ بات میں نے نہیں اس نے کی ہے نازق نے ہاتھ آگے برھا کر فاطمہ احمد کے بال کان کے پیچھے ارسے، سو بہتر ہے کہ آپ اپنے بیٹے کو سمجھائے کیو کہ میں آپ کے باپ کی نوکر نہیں ہوں جب کہ آپ کا بیٹا میری نوکری کرتا ہے، تو اگر اس میں اتنے گٹز ہیں تو اکر خود اس پروجیکٹ سے منا کرئے عورتوں سے نفرت ہونے کے باوجود اپنی ماں کے پیچھے چھپنے والا ہے از کان۔

رہی بات فتحان کی آپ منا کر کے دیکھ لیں وہ پیچھے نہیں ہٹتے گا وہ میرے جواب کا منتظر ہے

اور میرا خیال ہے آپ کو میرا جواب معلوم ہے۔

اس کے لہجے میں کچھ نیا تھا وہ فاطمہ احمد کے ہاتھ میں وہ انگھوٹی دیکھ چکی تھی وہ اپنا جواب سوچ

چکی تھی۔

اب بس سہی وقت کا انتظار تھا فاطمہ احمد کے عقب سے ہوتی وہ باہر نکل گئی فاطمہ احمد

مسکورا کر اسے جاتا دیکھتی رہیں، تم آج بھی وہی معصوم بچی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نازق اپنی ساڑھی سمبھالتی باہر آئی ہی تھی کہ سامنے سے آتے فتحان سے ٹکرائی۔

فتحان قد میں اسے لمبا تھا وہ اس کے سامنے کھڑا تھا تو اس کے سوا منظر میں کچھ اور نہیں تھا۔

نازق آواز فتحان کے عقب سے آئی تھی وہ مڑی تو منظر بدلا،

سلیمان احسان!!

نازق اس شخص کو پہچانتی تھی وہ شخص ان کے قریب آیا،

مس نازق مبارک ہو۔

شکریہ۔

وہ کاروباری شخصیت تھا اس جیسے شخص کا یہاں ہونا مطلب کاروبار کا آغاز ہونا۔

کچھ لوگ ہیں جن سے آپ کو ملوانا تھا کچھ وقت مل سکتا ہے۔

نازق سر ہلاتی اس کے ساتھ چلنے لگی۔

فتحان کو یہ شخص کہیں اکیلا ملتا تو وہ اسے پتا تا کہ جب دو لوگ ٹکراتے ہیں تو اپنی ٹانگ بیچ میں نہیں لاتے۔

سلیمان احسان اسے اپنے ہی جیسے کاروباری شخصیت کے پاس لے آیا تھا،ان میں سے بہت سو کو وہ جانتی تھی کچھ کے ساتھ کام بھی کر چکی تھی۔ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اسے نہ جانتا ہو۔

نازق آپ کو مبارک ہو مس ازکی کی شادی کی بھی اور ایکٹنگ ہیڈ بننے کی بھی، آپ نے جس عمر میں یہ کام کیا ہے اس عمر میں ہم میں سے اکثر کرایر کے شروع میں ہوتے ہیں۔ ان دس بارہ لوگوں میں سے ایک سیاہ سوٹ سیاہ اور سفید بالوں والا مرد بولا۔

نازق اسے جانتی تھی، اس انسان کے ساتھ وہ کام کر چکی تھی وہ اس انسان کے کام کے طریقے سے واقف تھی یہ وہ شخص تھا جس کو ہر چیز کمانی پڑی تھی اور اس شخص کے نزدیک نازق ایک نیپو تھی۔

دراصل میرے دادا نے ایک بڑا کاروبار چھوڑا تھا ہمارے لیے جس کو شروع میں تو بابا اور تایا سنبھال رہے تھے مگر کاروبار اتنا زیادہ تھا کہ مجھے بھی آنا پڑا، ہاں میری عمر کافی چھوٹی تھی مگر کاروبار سنبھالنا ہمیں ورثے میں ملا ہے، وہ مسکرا کر کہتی اس شخص پر لاوا انڈیل چکی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

سلیمان احسان بد وقت اپنے چہرے کے بدلتے رنگوں کو چھوپا سکا ماحول میں تناؤ محسوس کرتے وہاں موجود ایک واحد عورت نازق سے اس کے نئے آنے والے پروجیکٹ کے بارے میں پوچھنے لگی،

ویسے کیا کوئی تقریب نہیں ہوئی جس میں تمہیں ایکٹنگ ہیڈ کی پوسٹ دی گئی ہو، آخر کار یہ ایک بہت بڑی اچیومنٹ ہے نازق،اس کو ایسے ہی تو نہیں ہونا چاہیے۔

There must be something grand

میرا کام ہر چیز کا منہ بالتا ثبوت ہے مس ماہ نور، میں ان 13 سالوں میں بہت کچھ کر چکی ہوں ہر چیز تو سلیبرٹ نہیں کر سکتی۔

I don't need admiration I am the admiration

اس کے اس جملے پر وہاں موجود کئی لوگوں نے منہ بنایا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ویسے اگر آپ کے دادا آپ کے لیے اتنا بڑا کاروبار چھوڑا کر نہ جاتے تو کیا آپ تب بھی خود کو اسی مقام پر دیکھتی؟

نازق نے اس کی بات فرسٹ سے سنی نیپوٹیزم بھی تب تک برا لگتا ہے جب تک خود کے ساتھ نہ ہو۔

یکدم ہی بہت سی ہنسی کی آوازیں بلند ہوئی تھیں،

جی ہاں میں تب بھی خود کو اسی مقام پر دیکھتی یکدم اسے احساس ہوا کہ کسی نے اس کے کھندھے پر ہاتھ رکھا ہے۔

Clubb of Quality Content

اس نے چہرہ گھوما کر دیکھا مراد احمد اس کے بابا، ایک سیادار درخت جو گرمی کی تپش سے بچاتا ہے وہ سایا جہاں دنیا سے ہار کر جایا جاتا ہے، مراد احمد وہی سیادار درخت تھے۔ ایک عجیب سا تحفظ تھا جو وہ محسوس کر رہی تھی۔

گڈ ایو ننگ لیڈیز اینڈ جینٹلمینٹ، مجھے امید ہے کہ آپ سب ایجوئے کر رہے ہوں گئے۔

بلکل مراد صاحب ہر چیز بہترین ہے مس ماہ نور حقیقتاً خوش نظر آ رہی تھیں۔

وہ فیمینسٹ تھیں عورتوں کی حمایت کرنا یہ ان کا پسندیدہ موضوع تھا اور وہ ابھی بھی وہی کر رہی تھیں۔ وہ ایک عام عورت تھیں فریب سے پاک وہ جیسی نظر آتی تھیں ویسی ہی تھیں۔

مراد احمد کیا آپ نے نازق کے لیے کوئی تقریب منعقد نہیں کی میرا خیال ہے یہ زیادتی ہے۔

مراد احمد مسکرائے، آپ کو کس نے کہا کہ ہم نے ایسا کچھ نہیں سوچا؟

نازق نے خوشگوار حیرت سے مراد احمد کو دیکھا۔

مس ماہ نور میں جانتا تھا کہ اگر ہم نے کوئی تقریب منعقد نہیں کی تو آپ مجھ پر کیس کروا چکی ہوتیں کہ میں اپنی بچی سے کام کرواتا ہوں اور اسے تنخواہ بھی نہیں دیتا جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اب ہم ان کے رحم و کرم پر ہیں، اب دیکھتے ہیں کہ محترمہ ہمیں وقت پر پروفیٹ اور شیا راز دیتی ہیں یا نہیں۔

نازق مسکرائی سلیمان احسان کو نازق سے حسد ہوا اسے ہر اس انسان سے حسد ہوتا تھا جو امیر ہو مگر سلیف میڈ نہیں۔

آپ مجھے کتنے اچھے سے جانتے ہیں ان کی بات پر وہاں موجود ہر شخص ہنسا تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ میں نے اور قاسم احمد نے یہ سوچا ہے کہ ایک ایونٹ کر لیتے ہیں تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ اب نازق ایکٹنگ ہیڈ ہے، اس طرحا نازق کو عیزیز دے دیا جائے گا، اخر کار ہماری سب سے چھوٹی اور کابل امپلوئے رہی ہے۔

میں آپ کو آپ سے زیادہ جانتی ہوں مراد بابا۔

ویسے اگر ہم نازق کی ہر اچیومنٹ پر تقریب کرنے لگے تو ہمارے زیادہ تر شیر از یہیں ختم ہو جائے۔

وہ سب نہیں جانتے تھے مراد احمد جانتے تھے کہ نازق نے ہر چیز کس طرحا کی تھی میڈیکل جیسی مشکل پڑھائی وہ اس سے بھی چھوٹی عمر میں کام، ایڈم جتنا چھوٹا بچا، گزیل کی انسیکیوٹیز اور راز کی انھوں نے دور کھڑی ازکی کو دیکھا، وہ زیاد کے ساتھ کھڑی مسکورا رہی تھی وہ انھیں

نہیں دیکھ رہی تھی وہ مسکرا دیے۔ نازق میرے دل کا ٹکڑا ہے میری جان ہے انھوں نے عتراف کیا۔ سلیمان صاحب آپ کا جو کیس چل رہا تھا وہ کیسا جا رہا ہے ؟

وہ اس سے زیادہ وہاں نہیں رکھ سکتی تھی وہ گھس پر آگئے بڑھ رہی تھی جب قاسم احمد اس کے ساتھ چلنے لگے۔

کوئی آج بہت پیارا لگ رہا ہے۔

انھوں نے نازق کے کان کے قریب جھک کر کہا، وہ مسکرانا چاہتی تھی مگر اس وقت نہیں۔

کوئی جتنی مرضی کوشش کر لے میں تو بات نہیں مانو گئی۔

اور میں ہار نہیں مانو گا وہ اس کے ساتھ چلتے چلتے کہہ رہے تھے۔

ماننی بھی نہیں چاہیے۔

نازق کیا تم میرے لیے ایک کپ چائے نہیں بنا سکتی؟ قاسم احمد نے چہرے پر بے چارگی سجائے کہا۔

بلکل نہیں قاسم تایا میں آپ کے لیے تب تک چائے نہیں بناؤں گی جب تک آپ مرادایو نہیں آتے۔ قاسم احمد آپ مجھے ایموشنل بلیکمیل نہیں کر سکتے۔

قاسم احمد نے مسکرا کر اسے گلے لگایا، تمہارے لیے میں اپنی جان دے سکتا ہوں مرادایو آنا کون سا مشکل ہے۔

ٹھیک ہے پھر جب آپ آئے گئے ہم تب بات کریں گئے۔

قاسم احمد نے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا، یہ وہ بچی تھی جسے انھوں نے پہلا قدم اُٹھاتے دیکھا تھا، ہنستے، مسکراتے، کھیلتے دیکھا تھا، یہ بچی کتنی بڑی ہو گی تھی۔ نازق کاش تم میری بیٹی ہوتی، کاش۔

Clubb of Quality Content

نازق ان کی اس بات پر لاجواب ہو گئی،وہ ان کی اس بات کا کیا جواب دے وہ نہیں جانتی تھی۔ وہ مسکرادی اور مسکراہٹ سے اچھا جواب اس وقت کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا۔ بہت سے بھرم مسکراہٹوں کو ہی رکھنے ہوتے ہیں۔

تایا اس نے کہنے کے ساتھ قاسم احمد کا ہاتھ پکڑا، میرے لیے آپ بابا سے کم نہیں ہیں مگر زیادہ بھی نہیں ہیں آپ سے میری محبت بابا اور میری محبت سے کم تو نہیں،اس کے دل کو کچھ ہوا تھا، کیا ہوا تھا یہ وہ نہیں جانتی تھی۔

قاسم احمد نے اسے سر پر پیار دیا ملکہ تمہاری محبت پر مجھے کوئی شک نہیں تم میرا خون ہو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔

اس ملکہ کو صرف تخت دیا گیا ہے ابھی تک تاج نہیں۔

وہ ہنسے تم بے تاج ملکہ ہو۔

نازق بھی ان کی بات پر ہنسی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نازق مراد احمد بے تاج ملکہ۔ اس کے دل کو پھر کچھ ہوا تھا۔

تایا میں آپ سے ایک بات کہو؟

قاسم احمد نے سر اثبات میں ہلایا،

ہم کیوں ان لوگوں سے محبت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جو ہمارے اپنے ہوتے ہیں جو ہمیں ہر بار آزمائش میں ڈالتے ہیں ہم سے ہماری ان کے لیے محبت کو جج کرتے ہیں، کیو لوگ ہم سے اتنی محبت نہیں کرتے جتنی ہم ان سے کرتے ہیں، کیو ہم کسی کے آگے خود کو اتنا بے بس محسوس کرتے ہیں کہ ان کے معافی مانگے بنا ہی ہم انھیں معاف کر دیتے ہیں، ہم آخر ایسا کیو کرتے ہیں تایا؟

قاسم احمد اسے دیکھتے رہے وہ جانتے تھے وہ کس کی بات کر رہی ہے، محبت کرنے والوں کا دل بہت بڑا ہوتا ہے ملکہ یہ لوگ چھوٹے دل کے مالک نہیں ہو سکتے، ان لوگوں کو اپنا دل ہر بات کے لیے بڑا کرنا پڑتا ہے کیو کہ وہ محبت کرنے والے ہوتے ہیں، انھیں ان سب کی جن سے وہ محبت کرتے ہیں کی غلطیاں ان سب کے بڑے رویئے اور ایسی تمام چیزیں دل

کے قبرستان میں دفن کرنی پڑتی ہیں اور جو زندہ ہے وہ ہے ہماری ان سے محبت، تم مراد سے محبت کرتی ہو کرنی بھی چاہیے وہ تمہارا باپ ہے اس نے غلطی کی تم نے معاف کر دیا، کیونکہ نازق تم ایک نرم دل کی مالک ہو، تم نے مراد کو کب معاف کیا تمہیں خود بھی نہیں پتا۔ تمہارا دل یہ کام کب کا کر چکا تھا بس تم نے خود سے اقرار میں دیر کی ہے۔ نازق میرے بچے مجھے تم اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہو۔ خدا کی قسم قاسم احمد تمہارے لیے جان دے سکتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں آئی نمی باہر آنے کو تھی۔

وہ کہاں جائے سامنے کھڑا یہ شخص اس کی ہر بات کیسے سمجھ جاتا تھا۔

Clubb of Quality Content

آپ میرے قیمتی اساسوں میں سے ایک ہیں تایا میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی، وہ پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتی تھی اس کے دل کو کیا ہو رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔

میرا شک یقین میں بدلنے کو ہے۔

آواز پر نازق نے دوسری سمت دیکھا،

از کان!!

اس کے منہ کا ذائقہ خراب ہوا۔ قاسم احمد کی بھوئے تن گئی،

کیا مطلب؟

انھوں نے سادہ مگر سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

یہی کہ نازق چاچو کی نہیں آپ کی بیٹی ہے مجھے لگتا ہے چاچو نے اسے آپ سے چھین لیا ہے۔

بکو مت گدھے،

از کان مسکورایا اور سر کو خم دیا یوں کہ بادشاہ کے فیصلے پر سر تسلیم خم کیا۔

چاچو وہاں اکیلے ہیں آپ کو ان کے ساتھ ہونا چاہیے بابا وہ ہاتھ جیبوں میں ڈالے یوں کہہ رہا تھا جیسے سامنے کھڑے شخص کو کچھ معلوم ہی نہ ہو۔

از کان میر اشک عقین میں بدل گیا ہے،

از کان ہنسا اور بہت زور سے ہنسا اسے اپنے باپ کا یہ طریقہ بہت اچھا لگا تھا،وہ کتنی ہی دیر ہنستا رہا پھر قاسم احمد کے کان کے قریب جھکا،

یہی کہ میرا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔

اس کے لہجے میں کوئی لچک نہیں تھی۔

تم جل رہے ہو نازق کے انداز میں غرور تھا۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔

ازکان نے مسکرا کر اسے دیکھا،

نازق میں 6 فوٹ 3 انچ کا مرد ہوں مجھے کم از کم تم سے جلنا نہیں آتا نہ ہی میں تم سے جلتا ہوں۔

جب کہ تمہیں مجھ سے جلن ہوتی ہے آخر کو جس پروجیکٹ کے لیے تم نے محنت کی تھی وہ تمہیں اب میرے لیے کرنا ہے اور زرا آپنا چہرا تو دیکھو کیسے یہ تمہاری جلن کو واضع کر رہا ہے۔ کیا تم ابھی بھی یہی کہو گئے کہ تم مجھ سے نہیں جلتے۔

صاف ظاہر تھا وہ ازکان کا صبر آزما رہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی اس سے جلتا ہے یا نہیں مگر اس وقت اسے ازکان کو تنگ کرنے کا بڑا مزہ آرہا تھا۔

ازکان ضبط کے آخری مرحلے پر تھا اس نے مسکرا کر نازق کو دیکھا پھر رخ قاسم احمد کی طرف کیا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے، بابا دراصل چاچو آپ کو بولا رہے تھے اور نازق کو بھی جملہ ختم کرتے آخر میں اس نے نازق کو دیکھا جو فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے نیچا دکھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

یکدم ہی ازکان کو اس میں زکی کی جھلک نظر آئی وہ مڑی اور مراد احمد کے پاس چلی گئی ازکان اپنی جگہ کھڑا رہ گیا اگر تم اس قابل ہوتے تو آج وہ تمہیں یوں کمتر ظاہر کر کے نہ جاتی قاسم احمد کی بات پر اس کی آنکھوں میں سرخی پھیلی بابا ایسا مت کریں وہ سر جھٹک کر آگئے چلے گئے۔ اگر کوئی اسے دیکھتا تو فورن جان جاتا کہ وہ نازق سے جل نہیں رہا وہ حسد کر رہا ہے، شدید حسد۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

وہ نازق اور مراد احمد کی ان تمام لوگوں سے گفتگو سن چکا تھا اور اسے اس وقت صرف حسد ہو رہا تھا شدید حسد۔

فتحان اپنے گہرے نیلے رنگ کے سوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے نظریں ادھر آدھر دھر ادھر رہا تھا اس کی نظریں بس اس ایک شخص کو ڈھونڈ رہی تھیں وہ نہیں جانتا تھا کہو مگر وہ صرف اس وقت اسے دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ لوگوں سے ٹکراتا معافی مانگتا مسکوراتا اور پھر آگئے بڑھاتا، وہ خود کو یہ سب کرنے سے نہیں روک سکتا تھا وہ بے بس تھا اسے پہلی بار ایسا محسوس ہوا تھا وہ اس احساس سے پہلی بار معترف ہوا تھا۔ اسے پسند بھی آئی تو کون نازق۔

وہ نازق جس کو پسند کرنا سب سے مشکل کام تھا آخر کار تھا تو وہ از کان ہی کا بھائی اگرچہ وہ لڑکیوں کو کمتر نہیں سمجھتا تھا مگر وہ یہ بات از کان کو آج تک نہیں سمجھا سکا تھا کیو کہ از کان سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

وہ قدم اٹھاتا اسے دیکھ چکا تھا وہ اس سے چند قدموں کے فاصلے پر تھی وہ اپنی جگہ ساکت رہ گیا پوری بازو کی آستینیں گہرے نیلے رنگ کی ساڑھی جس کے کنارے ہم رنگ موتیوں سے سجے تھے۔ فتحان نازق سے نظر ہٹا ہی نہ سکا اگر زمین پر کوئی حور ہوتی تو نازق ہی ہوتی، اس نے اعتراف کیا تھا۔

نازق مراد احمد وہ عورت جس کو کوئی مرد بھی آسانی سے پسند نہیں کر سکتا تھا۔

فتحان ہر بار اس سے ملنے پر نئی طرحا سے اس کی محبت میں مبتلا ہوتا تھا، جیسی وہ سب کو نظر آتی تھی وہ اس سے بہت مختلف تھی وہ نہیں جانتا تھا کیو مگر وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا یہ شاید اس کی عزت کا خیال تھا جس کی وجہ سے وہ نازق سے فاصلے پر تھا، ہر طرف رپورٹرز کا رش تھا اور اس وقت وہ کسی بھی قسم کا خطرہ افوڈ نہیں کر سکتا تھا خاص طور پر نازق کے لیے تو بلکل نہیں۔

مگر وہ اسے دیکھنے سے خود کو روک نہیں سکتا تھا اس کا اپنے قدموں پر اختیار تھا مگر نظروں پر نہیں وہ مسلسل اسے دیکھنے سے خود کو روک نہ سکا، کاش کے وقت روک جائے ہر شخص

اپنی جگہ ٹھہر جائے ہر آواز ختم ہو جائے یہاں تک کہ سانس کی آواز بھی، صرف وہ ہو اور صرف وہی ہو اسے خود پر ہنسی آئی، جرمنی میں جب لڑکے لڑکیاں ایسا کرتے تھے تو وہ ان کا مذاق اڑایا کرتا تھا اور اب وہ خود یہی کر رہا تھا وہ مسکرایا۔

اور ایک یہ عورت تھی جو اس کی طرف ایک نظر تک نہیں ڈالتی تھی وہ اب کسی سے بات کر رہی تھی چہرے پر تاثر کی نوعیت پتا نہیں جا سکتی تھی۔ ظاہری بے تاثر چہرا ایکدم وہ مسکرائی اس کی گال پر وہ لکیر ابھری اس کی آنکھوں میں موجود شیشے کی سی چمک گھری ہوئی ہلکی بھوری آنکھیں اس وقت گہرے بھورے رنگ کی معلوم ہوتی تھیں۔

فتحان مسکورایا اسے یہ آنکھیں پسند تھیں اتنی کہ وہ ساری زندگی ان آنکھوں کو دیکھتے گزار دیتا پر کیا وہ اس کے ساتھ زندگی گزارے گئی؟

اس کی مسکوراہٹ غائب ہوئی یہ سوال اس کا دل خالی کر گیا اس نے نہیں دیکھا تھا مگر نازق اسے دیکھ چکی تھی۔

اسے معلوم تھا وہ کب سے اسے ہی دیکھ رہا ہے وہ اسے دیکھ نہیں رہی تھی اس کے لیے یہ آسان تھا مگر اس کا دل اسے قابو کرنا کیوا اتنا مشکل ہو رہا تھا۔

اس نے اپنے چہرے پر آتی مسکوراہٹ کو روکنا چاہا اور جب وہ نہ روکی تو یوں ظاہر کیا کہ لوگوں سے مسکورا کر بات کر رہی ہو، وہ زیادہ مسکورانے والی لڑکی نہیں تھی اس کے لیے یہ کام بھی مشکل تھا اس کا دل چاہا تھا کہ وہ فتحان کے پاس جائے مگر اس وقت وہ میڈیا والوں کی نظر میں نہیں آنا چاہتی تھی۔

یا یہ صرف ایک تسلی تھی جو وہ خود کو دے رہی تھی؟

وہ اس کے پاس جا کر خود کو کم ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔ اگر یہ عزت تھی تو تھی اور اگر انا تھی تو تھی بے شک اسے فتحان پسند ہو مگر کیا وہ ایک مرد ہے اگر ہے تو ٹھیک ورنہ وہ کلیسی کی طرح گھر بیٹھ سکتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جھوٹ اس کے اندر سے آواز آئی تھی۔ تم اس کے بغیر نہیں رہ سکتی نازق نے اپنے بال کان کے پیچھے اڑسے اور وہ جانتی تھی کہ یہ آواز ہی سچ ہے یہی آواز اس کی حقیقت ہے۔ وہ تھک چکی تھی مضبوط بنتے بنتے اب اسے خوشیاں چاہیے تھیں۔

اس کے اور مراد بابا کے درمیان موجود برف کی دیوار پگل چکی تھی۔ مراد بابا کیا کر رہے ہیں یہ وہ نہیں جانتی تھی مگر وہ اس قاتل کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں وہ یہ بھی جانتی تھی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا سب کچھ اچھا ہو جائے گا۔

پھر وہ خود کو چنے گی اپنی خوشیاں حاصل کرے گی۔ فتحان وہ شخص تھا جو اس کے لیے وہ کرتا تھا جو کوئی اور نہ کر سکا اپنی شرٹ سے اس کا زخم صاف کرنے کی کوشش، اس سے ریس میں ہارنا، اس کی حفاظت کے لیے رات کے اندھیرے میں اس کے پیچھے چلنا، اس کے جواب کا انتظار کرنا اور اس کے نام کے لیے فاصلے پر رہنا وہ اپنے دل کو اس سے محبت کرنے سے نہیں روک سکتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مگر کوئی اور بھی تھا اس ٹرایانگل کا تیسرا سرا وہی جس کے لیے لوگ روتے ہیں جو سب کچھ کرنے کے بعد بھی اکیلا رہ جاتا ہے وہی جو ہمارے نزدیک ہم سب کے نزدیک بہترین ہوتا ہے سوائے اس کے لیے جس کے لیے وہ بہترین ہوتا ہے،

زیان احمد!!

اس کہانی کا سب سے پسندیدہ کردار وہ ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اسے معلوم تھا کے ان دونوں کے دل کا کیا حال تھا۔ آخر کار وہ دونوں اس کے دوست رہے تھے۔ نازق اس سے ناراض تھی یا اس کے جانے پر جو بھی تھا وہ اب کم از کم یہاں نہیں روک سکتا تھا۔ اس کا ظرف بہت بڑا تھا وہ ان دونوں کہ درمیان نہیں آنا چاہتا تھا وہ مسکورا رہا تھا مگر اس کی آنکھیں اس کے اندر کی ٹوٹ پھوٹ کا منظر بیان کر رہی تھیں۔

اسے نہیں پتا تھا ازکی کب آئی،

زیان تم ایسا کیو کر رہے ہو؟

ازکی کے سوال پر وہ حال میں واپس آیا چونک کر اس کی جانب دیکھا،

کیو کہ میں ایک انسان ہوں ازکی۔ وہ دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے بولا،

میں اس کا دوست بن کر بھی اگر رہ لوں تب بھی میں اس کو فتحان کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ میں بھی ایک دل رکھتا ہوں۔

تو تم اس سے بات تو کرو اس نے فتحان کو کوئی جواب تو نہیں دیا ہوا۔ وہ آہستہ مگر پُر امید آواز میں کہہ رہی تھی، زیان مسکورایا، اور اسے اس طرف دیکھنے کو کہا جہاں نازق تھی کیا تمہیں اسے دیکھ کر پتا نہیں چلتا کہ اس کا جواب کیا ہو گا۔

ازکی کو برا لگا تھا، آخر کیو ہوتے ہیں یہ ٹرایانگل کیو کسی تیسرے کو خالی ہاتھ رہ جانا ہوتا ہے۔

زیان تم واپس آؤ گئے؟

زیان مسکورایا، میں نہیں جانتا ازکی میں کچھ بھی نہیں جانتا مجھے نہیں معلوم تھا مجھے اتنا دکھ ہو گا مجھے نہیں پتا تھا میں اتنی بری طرحا ٹوٹ جاؤ گا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی مسکراہٹ زخمی تھی ایسی کہ اس پر ترس آئے وہ تم سے بات کرے یا نہ کرئے ایک بات ہے جس کو وہ ماننے یا نا ماننے اس کے لیے کوئی بھی زیان احمد نہیں ہو سکتا، ضرورت پڑنے پر ہزاروں کی تعداد میں سے کبھی اگر اسے کسی کو مدد کے لیے پوکارنا ہو تو وہ تم ہو

زیان، تم نے اس کی بات پر کبھی نہ نہیں کہا پھر اس بار کیو؟

وہ سر جھکائے مسکرایا کیو کہ میں نہیں کر سکتا، ازکی یقین کرو میں نے کبھی خود غرض ہو کر نہیں سوچا کبھی یہ نہیں چاہا کہ وہ میرے ساتھ ہو، کبھی اس سے اپنے احساسات کا عتراف نہیں کیا، مگر میرے لیے اس کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا بہت مشکل ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں یہ نہیں کر سکتا اس کی حالت ایسی تھی کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی اس پر ترس آتا۔

ازکی پریشانی سے اسے دیکھنے لگی سد شکر کہ لوگ ان طرف متوجہ نہیں تھے۔

واپس آجانا۔

وہ مسکورایا، کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ رو نہیں رہا تھا مگر ازکی رونے لگی تھی آنسو کب اس کی آنکھوں سے نکلے اسے نہیں پتا تھا، وہ خاموشی سے اسے دیکھے گیا چند سانیے بعد ازکی نے اپنے انسو صاف کر لیے۔

میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا،

ازکی نے چونک کر زیان کو دیکھا،

تمہیں اپنے رونے کا طریقہ بدلنا چاہیے۔ وہ ہنس دی۔

زیان میرا دل چاہتا ہے میں تمہیں دعائیں دوں تمہیں دنیا کی ہر خوشی ملے، وہ ایک مسکوراہٹ کے ساتھ کہتی اسے لاجواب کر گئی۔

مجھے دنیا نہیں چاہیے ازکی مجھے آخرت چاہیے۔ اس کا لجہ سنجیدہ تھا۔

اللہ تمہیں آخرت دے۔

آمین۔

دونوں نے بیکوقت کہا، زیان نے آنکھیں چوٹی کیے ازکی کو دیکھا،

ویسے شادی تمہاری زیادسے ہوئی ہے مجھ سے نہیں جو میرے پاس آگئی ہو۔

ازکی نے برا منہ بنایا، تم زیادہ self obsessed نہیں ہو۔

جتنا میں ہینڈسم ہوں میرا اسلف اوبسیسڈ ہونا بنتا بھی ہے۔

بلکل وہ دونوں ہنسنے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گزیل سیاہ ساڑھی پہنے اچھی تو لگ رہی تھی مگر اسے سنبھالنا بہت مشکل تھا اور کسی سے یہ کہنا کہ اس کی مدد کرئے اس کا اور اخراب کر دیتا، اور خاص طور پر آدم خور وہ تو پہلے ہی کہہ رہا تھا۔ کیو تھا وہ اتنا ذہین، نہیں کالی زبان تھا۔

گزیل اپنی ہیلز اور ساڑھی سے کتنی پریشان تھی اسے دیکھنے سے ہی پتا چل رہا تھا وہ نہ بھی کہئے اس کی شکل سے بے ظاری صاف ظاہر ہوتی تھی۔

ایڈم کو اسے دیکھ کر ہنسی بھی آرہا تھی اور برا بھی لگ رہا تھا مگر اس کی مدد انسانوں کی طرحا کرنا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

وہ بامشکل اپنی مسکورہٹ قابو کرتا اس کے ساتھ کھڑا ہوا یوں کے اسے ہلکا سا دھکا لگا،

اوسوری غلطی سے ہو گیا۔

وہ اتنی معصوم شکل بنا کر بولا کر گزیل اسے دیکھ کر رہ گئی۔ایڈم اس کے تاثرات سے محظوظ ہوا تھا وہ رخ موڑے ساڑھی سنبھالنے لگی،ایک تو پہلے ہی وہ اس سے پریشان تھی اوپر سے یہ ادم خور،وہ دونوں طرف سے پھنس گئی تھی۔

کچھ ہوا ہے کیا؟ایڈم نے لاعلمی سے پوچھا۔

گزیل کا صبر جواب دے گیا تھا۔

ایڈم تم کتنے برے ہو،تم میرا مذاق بنا رہے ہو تمہیں شرم آنی چاہیے۔

ایڈم کی مسکراہٹ خود بخود باہر آئی آہستہ آہستہ ہنسی میں تبدیل ہوئی۔

Clubb of Quality Content

گزیل روہانسی ہوئی تم بہت برے ہو۔

وہ اس کے پاس سے جانے لگی، اچھا اچھا میرے ساتھ آ وہ اسے سہارا دیتا اندر لے گیا اور صوفے پر بیٹھایا اور خود باہر چلا گیا، چند لمحوں کے بعد جب وہ آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک ڈبہ تھا۔

اس نے ڈبا کھول کر گزیل کو دیکھایا ڈبے میں سیاہ سٹائلش جوگرز تھے۔

گزیل نے ایڈم کو حیرت سے دیکھا یہ میرے لیے ہیں؟

ایڈم نے جوتوں کو دیکھا نہیں میرے اندر کی عورت کے لیے، گزیل نے دوبارا جوتوں کو دیکھا وہ ایک لیڈیز جوگرز کا جوڑا تھا اس کا حلق تک کڑوا ہوا۔

تم یہ مجھے اچھے کیرانگ بھائی کی طرحا بھی دے سکتے تھے۔ اس نے ایڈم کے ہاتھوں سے ڈبہ لیتے ہوئے کہا ایڈم اس کے پاؤں کے قریب بیٹھا اس سے ڈبا لیا اور بہت آرام سے اس کی ہیل اترائی ہاں میں ایسا کر سکتا تھا،

مگر میں کیرانگ بھائی ہوتا تو میں ہوں ہی نہیں ساتھ ہی کندھے اچکائے۔

گزیل لاجواب ہو گئی ایڈم نے اسے جوتے پہنا دیے تھے وہ کھڑی ہوئی اس کے پاؤں کو سکون ملا تھا۔

ایڈم بھی کھڑا ہو چکا تھا۔

اب میں ساڑھی کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتا بدصورت۔

گزیل کی آنکھیں نم ہوئی،

تمہیں پتا ہے ایڈم میں بہت خوش نصیب ہوں۔

کیو کہ میں تمہارا بھائی ہوں مجھے پتا ہے۔

نہیں کیو کہ ہم تینوں میں سے سب سے زیادہ وقت میں تمہارے ساتھ گزارتی ہوں،اب کی بار ایڈم لاجواب ہوا۔اس کے پاس اس بات کا جواب نہیں تھاوہ مسکورایا سب سے بہترین جواب مسکورہٹ ہی تو ہوتی ہے۔

وہ دونوں باہر آنے لگے جب نور اندر آئی انھیں دیکھ کر مسکرائی اس کے ساتھ ادریس بھی آیا تھا۔

ادریس ایڈم سے گلے ملا اور گزیل کے بال خراب کیے،

کیسی ہو بدصورت؟

ادریس بھائی آپ اس آدم خور کے ساتھ ہیں یا میرے ساتھ اس نے ناراضگی سے پوچھا۔

ادریس نے دونوں ہاتھ اٹھا لیے میں تمہارے ساتھ ہوں بدصورت،

الفاظ پر ضور دیتے ہوئے کہا۔

ایڈم ضور سے ہنسا،

گزیل روہانسی ہوئی۔ نور مسکرا کر ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

ویسے مجھے لگتا نہیں ہے کہ اس کی ضرورت ہے مگر پھر بھی ایڈم یہ نور خان ہیں نور نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

Clubb of Quality Content

ایڈم نے سر کے خم سے جواب دیا نازق کی وجہ سے آپ کے بارے میں معلوم ہے۔

گزیل اس کی سبز رنگ کی ساڑھی دیکھ رہی تھی۔

اور یہ ہے گزیل۔

میں جانتی ہوں۔ نور نے کہنے کے ساتھ مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا گزیل نے جلدی سے اپنا ہاتھ بڑھایا، اچھی لگ رہی ہو گزیل اپنے نام کی ہی کی طرحا۔

اس کی بات پر گزیل مسکورائی شکریہ آپ کو میرے نام کا مطلب کیسے پتا وہ حیران ہوئی تھی۔ نور نے مسکورا کر کندھے اچکائے۔ ایڈم نے گزیل کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ دونوں باہر کی جانب بڑھے۔

گزیل نے جانے سے پہلے موڑ کر نور کو دیکھا مس نور اس کے پو کارنے پر نور نے رخ موڑا،

آپ پر یہ سبز ساڑھی بہت اچھی لگ رہی ہے۔

نور نے اسے مسکورا کر دیکھا اور ایڈم نے حیرت سے وہ باہر نکل گئے نور نے ادریس کو دیکھا۔

مجھے گزیل اچھی لگی ہے۔

ادریس نے سر اثبات میں ہلایا،ہاں گزیل اچھی بچی ہے تمہیں پتا ہے مجھے وہ کیوں اچھی لگی

ہے۔

ادریس نے نفی میں سر ہلایا کیو کہ وہ میرے جیسی ہے۔

ادریس نے سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا، مگر ابھی اس نے دنیا کا وہ رخ نہیں دیکھا جو تم

روز دیکھتی ہو۔

اور میں دعا کرتی ہوں وہ کبھی نہ دیکھے۔

اس کی بات نور نے مکمل کی تھی۔

ویسے تمہیں کیسا لگا یہاں آ کر؟

اچھا لگا ہے۔

اور تم نے ہماری شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کا چہرا گلابی ہوا،

تمہیں کیسی شادی چاہیے؟

مجھے گرینڈ ویڈنگ چاہیے میں سرخ لہنگا پہننا چاہتی ہوں۔

ادریس مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا وہ خوش لگ رہی تھی۔

ٹھیک ہے پھر جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا تم میری پسندیدہ انسان ہو نور، میرا جواب دینے کا شکریہ۔

کیا کرتی تم پر ترس آگیا تھا، وہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ کہہ رہی تھی۔

مگر ادریس سر پیچھے پھینکے ہنسنے لگا، میں واقع قابل ترس ہوں وہ دونوں مسکرانے لگے۔

مراد احمد پریشانی سے گھانس پر چلتے کبھی اپنے فون کی سکرین کو دیکھتے تو کبھی گھڑی کو ان کا دل بے چین ہو رہا تھا بس کچھ وقت اور پھر وہ قاتل ان کے ہاتھوں میں ہو گا۔ ان کے بیٹے

کا قاتل بس کچھ وقت اور پھر انھیں وہ نام معلوم ہو جائے گا انھیں سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ وہ لمبے لمبے سانس لینے لگے وہ کون ہو سکتا ہے، کون ہے وہ جو سالوں سے انھیں دھوکا دے رہا ہے، کون ہے وہ جو سالوں سے ان کا وفادار رہا ہے، فون پر بجنے والی گھنٹی کو مراد احمد نے سیکنڈ ضائع کیے بغیر اٹھایا۔

فون پر بس ایک نام لیا گیا اور فون بند ہو گیا مراد احمد اپنی جگہ ساکت رہ گئے، ان کی نظروں کے آگئے ہر چیز گھومنے لگی ساری دنیا انھیں دھوکا دے سکتی تھی سوائے اس ایک شخص کہ وہ شخص جس پر اندھا اعتبار کیا گیا تھا مراد احمد لڑ کھڑ ائے، ستون کی مدد سے سہارا لیا ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے انھیں افسوس ہو رہا تھا، کتنی ہی بار نازق نے ان سے یہ کہا تھا کہ زکی کا قاتل ہوا ہے، کتنی ہی بار اس نے انھیں اس شخص کو ڈھنڈنے کا کہا تھا۔ علیف آخری بات جو علیف مراد احمد نے کہی تھی وہ بھی یہی تھی کیو وہ ہر بار اس بات سے انکار کرتے رہے تھے۔

پر اب اب اصل قاتل کا نام اسے اس انسان کو پتا نا ہو گا وہ آنسو صاف کرتے کھڑے ہوئے، وہ باہر نکلنے لگے عین اسی وقت نازق ان کے سامنے آئی، مراد احمد کے انداز میں جلدی تھی۔

آپ کہاں جا رہے ہیں بابا؟

نازق کو مراد احمد کی حرکات میں کچھ غیر معمولی محصوص ہوا تھا،بابا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

مراد احمد کوئی جواب دیے بغیر باہر نکل گئے نازق ان کے پیچھے باہر گئی تھی۔

بابا،بابا وہ مراد احمد کے قدم سے قدم ملانے کی کوشش کر رہی تھی۔بابا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

یکدم وہ ان کے آگئے آگئی بابا آپ کہیں نہیں جاسکتے جب تک آپ مجھے یہ نہیں پتا دیتے کے آپ کہاں جا رہے ہیں،میں آپ کو نہیں جانے دو گئی۔

نازق سامنے سے ہٹو۔

نہیں بابا۔

وہ اسے ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے مگر نازق سامنے سے نہیں ہٹی میں تب تک آپ کو نہیں جانے دوں گی جب تک آپ مجھے یہ نہیں پتائیں گئے کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔

مراد احمد نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولی۔

مجھے اس شخص کا نام معلوم ہو گیا ہے جو ہمیں زکی کے قاتل کا پتا ئے گا۔

الفاظ تھے یا کیا نازق سانس لینا بھول گئی وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی مراد احمد اسے وہاں چھور کر پورچ کی طرف بڑھ گئے اپنی گاڑی میں بیٹھ کر جب انھوں نے چابی گھمائی گاڑی سٹارٹ ہی نہ ہوئی، مراد احمد نے دوبارا کوشش کی مگر گاڑی نہیں چلی وہ دروازا کھول کر باہر آئے، بونٹ کھولا ہر چیز ٹھیک تھی بونٹ بند کرتے وہ واپس گاڑی میں بیٹھنے لگے یکدم ہی ان کی نظر ٹائر پر پڑی مسئلہ ٹائر میں تھا۔ انھیں اچھی طرح سے یاد تھا ٹائر بلکل ٹھیک تھا جب وہ آئے تھے پھر اب کس نے اس کی ہوا نکالی تھی، انھوں نے ایک زوردار ٹانگ ٹائر کو

ماری وہ مدد کے لیے ادھر ادھر کچھ دیکھنے لگے جب ان کے سامنے نازق نے اپنی گاڑی کی چابی کی۔

میں آپ کے ساتھ جاؤ گئی بابا۔ وہ اس کے ہاتھ سے چابی لینے لگے جب نازق نے چابی پیچھے کر لی۔

میں آپ کے ساتھ جاؤ گی بابا،وہ قدرے اونچی آواز میں بولی تھی سد شکر پورچ میں ان کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔

نہیں نازق تم نہیں جارہی مراد احمد سختی سے کہتے اس کے ہاتھ سے چابی لینے لگے،نازق نے ہاتھ مزید پیچھے کر لیا۔

نہیں بابا میں اس انسان کا نام خود سننا چاہتی ہوں جس نے میرے بھائی کو مارا ہے۔

مراد احمد نے گہری سانس لی اسے کندھوں سے پکڑ کر قریب کیا دیکھو نازق تم میری بیٹی ہو،میں ایک بیٹا کھو چکا ہوں،اب اور کسی کو نہیں کھو سکتا تمہیں یہاں رہنا ہو گا آپنا،ازکی کا،

گزیل کا، ایڈم کا سب کا خیال رکھنا ہو گا، پلیز ایک آخری بار میری بات مان لو اپنے مراد بابا کی بات مان لو، آنسو کب اس کی آنکھوں کی حدود پار کر گئے اسے نہیں پتا تھا۔

وہ سر جھکائے رونے لگی چند لمحے کوئی کچھ نہ بولا پھر وہ خاموش ہو گئی خاموشی سے چابی مراد احمد کے حوالے کر دی مراد احمد نے اس کے ہاتھ سے چابی لی اس کے سر پر پیار دیا ماتھا چوما اور نازق کی گاڑی کا دروازا کھولا، نازق نے انھیں پوکارا،

وعدہ کریں آپ واپس آئیں گئے۔

مراد احمد نے اس کی آنکھوں میں دیکھا وہ منت تھی، میں واپس آؤ گا وعدہ۔

گاڑی میں بیٹھے اور دروازا بند کیا نازق انھیں دیکھ رہی تھی اور وہ اسے وہ دونوں نظروں ہی نظروں میں بہت سے رازونیاز کر گئے تھے۔ گاڑی زن سے پورچ سے نکل کر اپنی منزل کی جانب بڑھی۔ نازق کا دل بے چین ہو رہا تھا اسے اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا وہ ایک جھٹکے سے مڑی، اس سے چند قدم دور جمیل کھڑا تھا۔ سیاہ سوٹ پہنے جیبوں میں ہاتھ

ڈالے گہری آنکھیں اور اس سے بھی زیادہ گہری اور شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

نازق اپنی جگہ پر کھڑی رہی جمیل گاڑی کی پوشت سے ٹیک لگائے کھڑا تھا گہری آنکھوں سے نازق کو دیکھتے سیدھا ہوا، تم نے کتنی کوشش کی مجھے ہر چیز سے بے دخل کر دو مگر دیکھو میں تمہارے سامنے ہوں، وہ دونوں ہاتھ کھولے اسے اس کی ہار کا علان سننا رہا تھا۔

نازق سرد آنکھوں سے خاموشی کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی چلو گنتی کرتے ہیں تم نے کیا، کیا، کیا ہے سب سے پہلے تم نے مجھے میرا لینسز کیسل کروایا، پھر تم نے زیاد کو مجبور کیا کہ وہ میرے کریڈ کارڈز بلوک کر دے، اس کے بعد جب میں نے تمہاری اس فریبی بہن کو صرف ایک تھپڑ مارا کیو کہ وہ میرے کام میں خلل ڈالنے کو تمہاری ہی طرحا اپنا فرض سمجھتی ہے اور تم نے کیا کیا وہ ایک لمحے کے لیے خاموش ہوا، نازق ابھی بھی اسے سرد نظروں سے دیکھ رہی تھی تم نے مجھے جیل بھیجوانا چاہا مگر میری ماں نے مجھے بچا لیا، پھر تم نے ہمیں کاروبار میں ہارانے کی جدو جہد شروع کر دی پہلے ہمیں ہر چیز دی پھر ہر چیز چھین لی ماننا

پڑے گا تمہارا دماغ بہت ہے۔ وہ اسے سہارائے بغیر نہ رہ سکا، لیکن اس سب کا کیا مقصد تھا مجھے ہر چیز سے نکالنا افسوس میں تمہارے سامنے ہوں۔ تم مجھے ہارا نہیں سکتی نازق مراد احمد۔

وہ قدم اٹھاتا اس کے بلکل سامنے آیا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہر لفظ کو چوبا چوبا کر ادا کیا تم نے جو کرنا تھا تم نے کر لیا اب میری باری ہے۔

نازق کی نظروں میں اب کہ کچھ اور تھا اس سے پہلے وہ کچھ کرتا نازق نے ایک زوردار تھپڑ جمیل کے منہ پر دے مارا تھپڑ اتنا زناٹے دار تھا کہ جمیل کو اپنے سامنے دنیا گھومتی نظر آئی، چند لمحے وہ کچھ سمجھ ہی نہ سکا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ حوش آتے ہی اس نے نازق کے بال پکڑنے چاہے مگر نازق کا دوسرا تھپڑ پہلے سے زیادہ زوردار تھا اب کی بار جمیل لڑکھڑا گیا نازق گہرے سانس لیتی اس کا گریبان پکڑ چکی تھی، پھر یک کے بعد دیگر تھپڑ رسید کرتی گئی۔

تم اس وقت وہ آخری شخص ہو گئے جسے میں دیکھنا چاہوں گئی ایک پور زور جھٹکے سے جمیل نازق کو دور کر چکا تھا اس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا اور اس کا خون رس رہا تھا۔ جمیل نے انگلیوں کے پوروں سے خون کو ہاتھ لگایا،

جنگل جانور!!!

وہ پھنکارا تھا اس سے پہلے وہ اسے ہاتھ لگاتا نازق نے ایک زوردار دھکا اسے مارا وہ پورے قد سے زمین پر گھڑا، نازق اس کہ قریب پنجوں کے بل بیٹھی تم نے غلط وقت کا انتخاب کیا ہے

جمیل، ہاں کیا ہے میں نے یہ سب کچھ کیا پر تم کیا کر سکے ہاں؟

اس کی آواز آہستہ تھی تم کچھ نہیں کر سکتے،. بہت آئے تم جیسے مگر ہر بار فتح میری ہوئی ہے اور آج تم نے غلط وقت کا انتخاب کیا اس وقت اگر چنگیز خان بھی میرے سامنے ہوتا تو میں اس کو بھی ملیا میٹ کر دیتی۔

اس وقت مجھ سے دور رہنے میں تمہاری بھلائی ہے کیو کہ اس وقت مجھ پر بہت سی کیفیت تاری ہیں وہ اٹھی اور اس کے ہاتھ پر اپنی ہیل رکھی ساتھ ہی زور ڈالا۔

جمیل کی چیخوں سے پورش گونج اٹھا اندر ہونے والے شور میں یہ چیخیں سنائی ہی نہ دی۔

اس نے فون پر کسی کا نمبر ملایا فون فورن اٹھایا گیا تھا اگر اپنے بیٹے کو زندہ دیکھنا چاہتی ہیں تو باہر آئیں۔

جمیل نے آج واقع میں غلط وقت کا انتخاب کیا تھا چند لمحے گزارے اور اسمہ احمد تقریباً بھاگتے ہوئے آئیں جو منظر نظر آرہا تھا وہ بہت خوفناک تھا۔

جمیل زمین پر پڑا اکڑا رہا تھا اور نازق اس سے کچھ دور کسی گاڑی کی پوشت سے ٹیک لگائے کھڑی تھی اپنے فون کو گول گول گھوماتی وہ جیسے انھیں کے انتظار میں تھی۔

اسمہ احمد کبھی جمیل کو دیکھتی تو کبھی نازق کو پھر بھاگ کر جمیل کے پاس گیں اس کا سر اپنی گود میں رکھا تم ٹھیک ہو۔

نازق نے بے چارگی والا منہ بنایا پھر تاثرات سنجیدہ کر لیے آپ وعدے کی اہمیت نہیں جانتی بلکل آپ کسی چیز کی قدر نہیں جانتیں میں آپ کو پتاتی ہوں کہ وعدے کی قدر کیا ہوتی ساتھ

ہی سیدھی ہوئی وعدے کی قدر یہ ہے کہ جب کر لیا جائے تو چاہے جان جائے وعدہ نہ جائے،

آپ نے وعدہ خلافی کی ہے اسمہ احمد۔

اسمہ احمد کے آنسوان کی گال پر یک کے بعد دیگرے گڑتے گئے۔

می آپ رونا تو بند کریں۔

جمیل چڑھ گیا تھا،

جب جمیل ہر چیز جانتا تھا تو اسے یہ بھی پتا ہونا چاہیے تھا کہ میں وہ ہوں جو کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچتی نہیں، میں چیزوں کو ڈیل کر سکتی ہوں آپ نہیں کر سکتیں اور یہ بات آپ جانتی تھیں۔

آج کے بعد تم کسی بھی عورت کو ہاتھ لگانے سے پہلے سوچو گئے خاص طور پر تب جب سامنے کھڑی عورت مراد احمد کی بیٹی ہو وہ رخ جمیل کی طرف کیے بے تاثر لجے میں کہہ رہی تھی۔

اور آپ فکر مت کریں بس ہڈی اپنی جگہ سے ہلی ہے اس ہاتھ کی جس سے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی اور گزیل کو مارا تھا، جملے کا آخری حصہ اس نے چبا چبا کر ادا کیا تھا اور اب جو میں کروں گی وہ آپ سب دیکھے گئے کہہ کر وہ رکھی نہیں چلی گئی۔

ایک واحد شور جو تھا وہ اس کی ہیل کی ٹک ٹک کا تھا اسمہ احمد نے اس وقت اس کا غرور خاک ہونے کی دعا مانگی تھی پر کیا یہ غرور تھا۔

نازق واپس آچکی تھی وہ خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔ یہ دنیا کا سب سے مشکل انتظار تھا وہ خشک لبوں پر زبان پھرتی انھیں تر رکھنے کی بلاارادہ کوشش کر رہی تھی۔ قاسم احمد اس کے پاس آئے،

نازق مراد کہاں ہے؟ قاسم احمد کے سوال کا جواب اسے نہیں پتا تھا پہلی بار ایسا کچھ تھا جو اسے نہیں پتا تھا۔

وہ کسی ضروری کام سے گئے ہیں بس آتے ہی ہوں گئے۔

اس وقت ایسا کون سا ضروری کام ہے اسے ؟

قاسم احمد کا لہجہ اس نے محسوس کیا تھا ان کا لہجہ بدلہ ہوا تھا، تایا آپ ٹھیک ہیں ؟

قاسم احمد کے چہرے پر واضع پریشانی تھی، میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے پر مراد کو پتا ہونا چاہیے تھا کہ خیر چھورو۔

نازق کو قاسم احمد کا رویہ ضرورت سے زیادہ عجیب لگا تھا، یوں جیسے وہ کچھ چھوپانے کی کوشش کر رہے ہوں، قاسم احمد یوں تو کبھی نہیں کیا کرتے تھے۔

کیا کام ہے تایا میں کر دیتی ہوں اس نے اپنی آواز کو مستحکم کرتے ہوئے کہا۔

نہیں رہنے دو وہ شاید اس کے سوالوں سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے فورن وہاں سے اٹھا کر چلے گئے۔

نازق نے انھیں جانے دیا پھر خاموشی سے ان کا پیچھا کیا وہ ایک کونے میں فون پر کسی سے بات کر رہے تھے۔

وہ کہاں ہے ؟

اس نے قاسم احمد کو کہتے سنا وہ ستون کی ووٹ میں چھپ گئی۔

تم لوگوں سے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا اب مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا میں کسی بھی قیمت پر راز نہیں کھولنے دے سکتا۔

وہ فون بند کر چکے تھے تم چاہے کچھ بھی کرلو مراد میں تمہیں سچ پتا نہیں لگنے دوں گا۔

الفاظ پر نازق ساکت ہو گئی اسے پکا یقین تھا کہ وہ مراد احمد کی بات کر رہے تھے۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گیں اس سے پہلے قاسم احمد اسے دیکھتے وہ وہاں سے غائب ہو گئی۔

اس کا سانس پھول رہا تھا وہ چیزوں کو پروسیس نہیں کر پا رہی تھی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا دل پھٹنے کو تھا وہ اس وقت کہیں چھوپ جانا چاہتی تھی۔

****

مراد احمد مراد ایو سے نکل چکے تھے ان کا سب سے پورانا وفادار سب کچھ بتا چکا تھا، اب کے وہ گاڑی میں بیٹھے وہ سب لمحات یاد کر رہے تھے جو انھوں نے زکی کے ساتھ گزارے تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو گرتے ہی جا رہے تھے، علیف کیا وہ بھی ایک قتل تھا ان کے آنسوں کہ بہنے میں تیزی آ گئی ہو سکتا ہے مگر یہ تو وہ انسان خود بتائے گا۔ وہ ایک عمر سانپ پالتے رہے تھے انھیں کیسے خبر نہ ہوئی انھیں خود پر غصہ آ رہا تھا کتنی ہی بار نازق نے ان سے کہا تھا کہ زکی ایسے نہیں مر سکتا کیو، کیو نہیں مانتی میں نے اس کی بات پر اب، اب نہیں وہ آنسو ہاتھوں کی پوشت سے صاف کرتے سٹرینگ ویل پر اپنی گرفت مضبوط کر چکے تھے۔

اب ہر سوال کا جواب دینا ہو گا ہر چیز کا حساب دینا ہو گا ہر خون کا بدلہ پورا ہو گا۔ مراد احمد کو کچھ غلط لگا وہ بریک لگانے کی کوشش کر رہے تھے مگر بریک نہیں لگ رہی تھی، ان کی آنکھیں پوری کھل گیں یکدم ہی دنیا ان کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگی تھی۔ انھیں اس

وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اتنے غم میں تھے کہ ان کا دماغ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا وہ احمد اراز کے بہت قریب تھے سرک لمبی تھی اور چوڑی بھی ساتھ ہی یہ سیدھا احمد اراز سے ملتی تھی گاڑی اب ان کے اختیار میں نہیں تھی وہ اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی کہ اگر کوئی سامنے آتا تو یقیناً ہوا میں آڑ جاتا۔ مراد احمد سٹیر نگویل پر اپنی گرفت کھوتے جا رہے تھے گاڑی اتنی تیز تھی کہ اب آوازیں آنا شروع ہو چکی تھیں مراد احمد خوف کہ زیر اثر آ چکے تھے۔

وہ احمد اراز سے کچھ 500 کلو میٹر دور تھے وہاں موجود لوگ اب انھیں دیکھ سکتے تھے گاڑی کی اواز اس قدر تیز تھی کہ تقریباً ہر فرد اس طرف متوجہ ہو چکا تھا نازق بے یقینی سے گاڑی کو دیکھ چکی تھی وہ اس گاڑی کو پہچانتی تھی اور پہلی بار وہ چاہتی تھی کہ وہ غلط ہو گاڑی کسی نہ کسی چیز سے ٹکرانے والی ہے یہ وہاں موجود ہر شخص جان چکا تھا نازق، ازکی، گزیل، اور ایڈم ایک ساتھ اس طرف متوجہ ہوئے تھے فرق یہ تھا کہ نازق جانتی تھی کہ گاڑی میں کون ہے

جب کہ باقی سب کو نازق کے اس گاڑی میں ہونے کے خدشات تھے۔ مراد احمد نے یکدم ہی بریک پر پاؤں رکھا گاڑی گول گول گھومنے لگی۔

بابا!!!

نازق نے ایک زوردار چیخ ماری ایک سانیے کہ لیے سب نے نازق کو دیکھا پھر یکدم چاروں بہن بھائی گاڑی کے پیچھے بھاگے تھے۔ گاڑی آگ پکڑ چکی تھی ان کے پیچھے بہت سے لوگ بھاگے تھے وہ چاروں بہن بھائی چاروں طرف سے دروازا کھولنے کی کوشش کر رہے تھے آگ لگنے کی وجہ سے دروازے نہیں کھول رہے تھے اس سے پہلے کہ وہ آگ ان میں سے کسی کو جلاتی نور ادریس کے ساتھ گزیل کو گاڑی سے پیچھے کر چکی تھی،زیان ایڈم کو پکڑ چکا تھا جو مسلسل اسے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا،زیاداز کی کو پیچھے کر رہا تھا،ہر کوئی اپنا فون اٹھائے کسی نہ کسی کو کول کر رہا تھا کہ بس کسی طرحا کوئی آ کر اس آگ کو بوجھا دے فتحان نازق کو کب سے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ ہینڈل پر سے اپنا ہاتھ

اٹھا ہی نہیں رہی تھی فتحان ایک زوردار جھٹکے سے اس کا ہاتھ ہینڈل سے ہٹا چکا تھا۔اس کی بازو پر اپنی گرفت مضبوط کیا وہ اسے گاڑی سے دور کر چکا تھا۔

فتحان مجھے چھورو،بابا،بابا وہ مسلسل اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔گزیل رو رہی تھی وہ کوشش کر رہی تھی کہ ان دونوں کو ہٹا کر وہ کسی طرحا گاڑی تک چلی جائے مگر نور اور ادریس اس کا راستہ مکمل طور پر بلوک کر چکے تھے۔

یکدم ایک گاڑی آئی اور مراد احمد کی گاڑی سے ٹکرائی قاسم احمد ابھی آئے تھے اور نازق کے پاس چلے گئے۔

فتحان نازق اور باقی سب کا خیال رکھو انھیں گاڑی کے پاس مت جانے دینا۔

نازق نے صرف ایک لمحے کے لیے قاسم احمد کو دیکھا وہ آگے بڑھ چکے تھے وہاں موجود لوگ اب افراتفری مچانے لگے تھے وہ گاڑی ازکان کی تھی ازکان گاڑی سے نکلا اور مراد احمد کی گاڑی کے بونٹ پر چڑھا اور چھلانگ لگائی یکدم ہی بہت سی چیخیں بلند ہوئی تھیں مالک ازکان کے پیچھے گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

قاسم احمد داؤد احمد کو خواتین کے پاس چھوڑ کر گئے تھے آگ بجھانے کے لیے لوگ آ چکے تھے چند ہی لمحوں میں آگ بجھادی گئی تھی از کان نے مراد احمد کو باہر نکالا تھا انھیں فورن ہسپتال لیجایا گیا تھا۔

از کان کو بھی چوٹیں آئیں تھیں زیان، فتحان، مالک، اور نازق نور کے ساتھ اس کی گاڑی میں ہسپتال آئے تھے مراد احمد کی کنڈیشن سیریس تھی وہ سب اوپریشن تھیٹر کے باہر انتظار کر رہے تھے۔

زیان مسلسل کسی نہ کسی ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فتحان اس کے ساتھ ہی تھا مراد احمد کا چہرا اور جسم تقریباً آدھا جل چکا تھا قاسم احمد کچھ وقت پہلے ہی آئے تھے۔

فاطمہ احمد از کان کے لیے پریشان تھیں اور آنے پر باضد تھیں البتہ قاسم احمد انھیں کسی نہ کسی طرح دلاسہ دے کر وہیں چھور آئے تھے۔

وہ سب ایک ہی رات میں اپنی عمر سے بڑے بن چکے تھے ازکی، گزیل اور ایڈم کو اسمہ احمد کے ساتھ مراد ایو بھیجا گیا تھا۔ زیاد کو بھی قاسم احمد نے ان سب کے ساتھ جانے کا کہا ندرت احمد اور فاطمہ احمد کے ساتھ داؤد احمد کو چھوڑ کر قاسم احمد ہسپتال آئے تھے۔ یہ سب بہت مشکل تھا ان کے لیے۔ ازکان کو سکون آور دوا دے کر سو لایا گیا تھا مالک ادریس کے ساتھ تھا۔

نازق کے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے نور وہ کہاں گئی تھی کسی کو نہیں پتا نازق سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی وہ بس اس لمبی راہداری کو دیکھ رہی تھی جہاں ایکا دو کا لوگ تھے۔ وہ معوف ہوتے ذہن سے راہداری کے اس سرے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے نور چلتی ہوئی آ رہی تھی اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا نازق نے سر نہیں اٹھایا نور خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھ چکی تھی۔

نازق۔۔

نور کے اسے پکارنے پر نازق نے رخ نور کی طرف کر لیا نور نے اسے وہ بیگ دے دیا یہ وقت مشکل ہے اور مشکل کہ وقت میں کی گئی دعائیں جلدی قبول ہوتی ہیں نازق چند لمحے اسے یوں ہی دیکھتی رہی پھر اس کے ہاتھ سے بیگ لے کر چلی گئی۔

بیگ میں نماز چادر تھی نازق نے وضو کیا اور ساڑھی کے اوپر ہی نماز چادر پہن لی، اس کی آنکھیں خالی تھیں وہ وضو کر کے نماز کے لیے مخصوص ایک چھوٹے سے کمرے میں آچکی تھی وہاں اس کے سوا کوئی اور نہ تھا۔ اس نے دو نفل تہجد کے ادا کیے اور جائے نماز پر لیٹ گئی وہ خالی خالی نظروں سے کسی غیر موری نقتے کو دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ رونے لگی اس کا رونا ہیچکیوں میں بدل گیا اللہ تعالی میرے بابا، میرے بابا اس سے جملہ مکمل نہیں ہو پایا اس کے رونے کی آوازیں باہر بھی جا رہی تھیں مگر اس وقت کوئی اسے چپ نہیں کروا سکتا تھا بہت دیر تک جب وہ رو چکی تو باہر آ گئی۔

اس کی آنکھیں اور ناک سرک تھے مگر کسی نے اسے اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا۔ وہ خود بھی خاموشی سے واپس اپنی جگہ آ کر بیٹھ چکی تھی نور نے اسے ایک سینڈ وچ دیا جسے اس نے پکڑ لیا مگر کھایا نہیں۔

باپ زندگی کا سب سے بڑا اور سب سے خوبصورت رشتہ ہوتا ہے نازق اس کے ساتھ بیٹھے بیٹھے نور نے کہنا شروع کیا،

باپ نہ ہو تو یہ دنیا جانور بن جاتی ہے اور ہم اس معصوم بکری کے بچے ہوتے ہیں جن کو بکری نے دروازا کھولنے سے منا کیا ہوتا ہے اور پھر یہ جانور آتے ہیں ہمیں لگتا ہے کہ بکری آ گئی ہے مگر نہیں تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے وہ کچھ بھی کہے بغیر آٹھ کر چلی گئی، اور نازق اسے جاتا دیکھتی رہی۔

اسے نور کی بات سمجھ آ چکی تھی مگر وہ اسے سمجھ چکی ہے اس سے انکار کر رہی تھی۔ صبح کے چار بجے اوپریشن تھیٹر کا دروازا کھولا اور ڈاکٹرز باہر آئے سب لوگ اپنی اپنی جگہ سے اٹھے اور ڈاکٹر کے گرد جمع ہو گئے۔

ہم نے اپنی پوری کوشش کی مگر ہم انھیں نہیں بچا سکے آپ پیپر ورگ پورا کر لیں تو بوڈی لے جا سکتے ہیں ڈاکٹر ان سب کے درمیان سے ہوتا ہوا چلا گیا۔

جس دن سے بنی دنیا لاکھوں کروڑوں آئے باقی رہا نہ کوئی مٹی میں سب سمائے، مٹی میں سب سمائے یہ ایک سطر کسی کے فون سے بجتی رنگ ٹون تھی شاید،

مت بھولنا یہاں پر سب کا یہی حشر ہے سب کا یہی حشر ہے نازق کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا ہر طرف ڈھنڈ چھا گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842